الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

یہہ رسالۂ جلیلہ جو عالم علامہ۔ عارف کامل الاستقامہ محقق علوم صوری و معنوی۔ وارث النبی فی دینہ وملتہ۔ مصداق حدیث الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ۔ شیخ الشیوخ زمانہ مولانا مرشدنا حضرت مولوی حافظ حاجی سید شاہ عبد اللطیف محی الدین قادری قدس سرہ کے احوال مین ولادت سے رحلت تک بترتیب ذکر بعض علماے کرام منظوم ہی المسمی بہ

مثنوی مطلع النور

در مناقب قطب ویلور تصنیف کیا ہو اکثر التصانیف والتوالیف حضرت مولانا مولوی شاہ عبد الحی صاحب واعظ مدظلہ کا جو اُن جناب کے فیض صحبت سے بہرہ ور۔ اور آپ کے اکثر حالات سے واقف تر اور آپکے مشاہیر خلفا سے ہین حسب خواہش بلند ہمت نیکو خصلت صداقت نشان سخاوت عنوان الحاجی محمد عثمان صاحب تاجر سلمہ اللہ تعالی کے

PRINTED – 1290 A.H.

مطبع محمدی واقع معسکر بنگلور مین فروغ طبع سے درخشان ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت رسول
تذکرہ صالحین کا ہی مقبول

تذکرہ صالحین کا ہووے جہان
رحمت حق کا ہی نزول وہان

ذکر مین انکے خیر و برکت ہی
ذکر انکا سمجھ عبادت ہی

صالحین اولیا کو کہتے ہین
اولیا اتقیا کو کہتے ہین

اتقیا انکو بولتے ہین جان
جنکو خوف خدا ہو ستر و عیان

اور ہین دین کے وہی علما
جنکو ہووے خشیت مولا

ہو خشیت جسے خدا کی مدام
دوست رکھتا ہی اسکو رب انام

اور جسکو بہت ہو خوف خدا
ہی وہی نزد حق بزرگ ترا

صالحین یعنے اولیاے کرام
ہین بلاشبہ مقتداے انام

جتنے میرے ولی کا ہووے عدو
بس دیا ہون یہہ حکم مین اسکو

کہ ہو تیار جنگ پہ میرے
ہم کو مولا پناہ دے اس سے

اور جو صالحین ہین سادات
پوچھئے انکی کیا شرف کی بات

کہ ہین وے تو رسول کے اجزا
اور علی و بتول کے اجزا

شان ہین انکے دیکھہ با توقیر
آئی قرآن مین آیت تطہیر

ہین وے اہل گلیم با تکریم
اور ہین اہل مباہلہ ای فہیم

ہین وے بے شبہ ہمدم قرآن
دیکھہ ثقلین کی حدیث ایجان

اور آئی حدیث یہہ مت بھول
کہ محب انکا ہی محب رسول

ہی عدو انکا مصطفی کا عدو
مصطفی کا عدو ہی حق کا عدو

بس عداوت سے سیدون کے سدا
مومنون کو پناہ دیوے خدا

اور شفاعت جو ہوگی حضرت کی
پہلے ہووےگی اہلبیت کو ہی

جتنے سادات حشر تک ہین عیان
ہین وے سب اہلبیت سے ہی جان

خواہ انسے خواص یا ہون عوام
ذات انکی ہی لازم الاکرام

کہ نسب کی شرافت کامل
انسے ہر فرد کو بھی ہی حاصل

ہان بلاشک زر و علم و عمل
بعض انکے ہین بعض سے افضل

اور ابواب علم و حکمت کے — ہوتے مفتوح اسکے باتون سے
اور اسکے عمل سے ای صاحب — ہوتا دل آخرت طرف راغب
آہ ایسا جو تھا ولی اللہ — اب زمانے سے اُٹھ گیا ہی آہ
اسکی موت و حیات خیر کے سات — جو کیا ہی خدا نے موجودات
نادر روزگار ہی پہچان — کہ یہہ فضل خدا کا ہی سامان
اسکی کچھ حالت حیات و ممات — دیکھ لکھتا ہون اختصار کے سات
تاکہ پچھلون کو اس سے عبرت ہو — انکو علم و عمل پہ رغبت ہو
آگے گذرے ہین جن بزرگون نے — یونہی شیخون کے حال مین اپنے
مستقل مین لکھے رسایل جان — کئے انکے مناقب اس مین بیان
جسطرح شیخ متقی کا حال — ہی لکھا شیخ ہند خوش منوال
باقی باللہ کے مناقب مین — اور مجدد کے بھی مناصب مین
اور باحوال میرزا مظہر — یونہی در ذکر عارفین دگر
انکے بعضے مرید اور خلفا — مستقل کر گئے کتب املا
تا وہ دنیا مین یادگار رہے — حق مین طالب کے فیض بار رہے
کرکے اگلون کی پیروی مین بھی — ذکر مین اپنے شیخ کے یونہی

در یکتائے لجۂ حسنین — بلبل شاخ روضۂ سبطین
گوہر سلک عترتِ نبوی — زبدہ اہلبیتِ مصطفوی
شمع کاشانۂ امامِ نقی — شرفِ خانہ امام نقی
صاحبِ علم و حکمت و عرفان — ذوالکمالات حافظِ قرآن
صاحب رتبۂ فنا و بقا — قطب یکتا سر آمدِ عرفا
زبدۂ عالمانِ ربانی — اُسوۂ واصلانِ حقانی
مظہر سیرت حسین و حسن — افتخارِ محققین زمن
سندِ اہلِ علم و فنِ کلام — حجۂ صوفیہ بلند مقام
تھا نسب مین وہ جامع شرفین — تھا نجیب و نتیجۂ طرفین
جدِ پدری حسین ہی اُسکا — اور حسن جد مادری ہی بجا
حق نے اسکو نسب دیا ایسا — غوثِ ثقلین کو دیا جیسا
جسکا دادا حسن امام زمان — اور نانا حسینِ عالیشان
نسب ایسا جہان مین ہی نادر — کہ ہو یون جانبین سے فاخر
اور تھا یونہی علوم مین فاخر — عالمِ علم باطن و ظاہر
اور تھا عقل و نقل کا جامع — نور ہر علم اس سے تھا لامع

وے بھی سب باکمال ہین بقیل — ذکر کو انکے چاہیے تطویل
گر خدا چاہے سب کا نام ونشان — خامے مین لکھونگا ای ذیشان
جدّ اعلی وہ شیخ والا کا — مقتدا ملتِ معلّی کا
تھا ہوائے شرف کا جو شہباز — اُسکے کرتا ہون ذکر سے آغاز

ذکر قطب المحققین رکن الملة والدین حضرت شاہ سید ابو الحسن قربی قدس سرہ

بحر عرفان سرآمدِ اخیار — گنجِ علمِ حقایق واسرار
قدوہ واصلانِ حق آگاہ — مقتدائے مقربان اِلٰہ
شیخ اشیاخ سید السادات — فخر افراد مجمع برکات
حامی شرع ورکنِ دینی ہی — سید و شیخ بو الحسن قربی
ابن عبد اللطیف بحر صفا — صاحبِ علم وخلق وورع وتقا
درسلوک وحقایق ای فاخر — اور بفقہ وعقایدِ ظاہر
تھی مہارت بڑی اُسے حاصل — اور اقران مین اپنے تھا کامل
وطن اصلی ہی اُسکا بیجاپور — تھا وہان کے شیوخ مین مشہور
غرض اُسکا خلف گرامی شان — حضرت قربی بلند مکان

انپہ قادر ہوا ہی وہ اکرم — جون فتوحات اور فصوص حکم
عربی نثر خوب لکھتا تھا — اسمین قدرت بڑی تھی اسکو عطا
چند خطبے جو وہ لکھا ہی نیک — تو فصاحت بلاغت اُسکی دیک
مولوی باقر شہیر زمن — انکو لایا بہ تحفۂ احسن
اور لکھا ہی اُسکے ملفوظات — اور اُسکے خوارقِ عادات
اُسکے احوال مین ہی وہ کتاب — شرح وتفصیل سے لکھا بصواب
غرض اُسکو دیا تھا شانِ عظیم — علم صوری ومعنوی مین کریم
اور درعلمِ باطن وظاہر — بس تصانیف اسکے ہین فاخر
اور سلاسل مین صوفیہ کے تمام — تھی خلافت اسے ای نیک انجام
اور شیوخ کثیر سے کامل — فیض باطن کیا تھا وہ حاصل
نعمتِ باطنی آبائی — اور پہنچی تھی اُسکو خلفائی
قادریہ خلافت ای ذیشان — اُسکے والد سے اسکو پہنچی جان
اور سید علی محمد سے — پہنچی ہی اسکے عم امجد سے
صد و نود و یک سلاسل مین — نعمتان جو کہ اسکو حاصل تھین
اور چھبیس خانوادون سے — لسکہ پہنچے تھے جو فیوض اسے

بلکہ اسکے شیوخ صاحبِ دل ۔ جانتے اسکو آپ سے فاضل
اسکی اقطار مین ہوی تشہیر ۔ ہوگیا مرجع امیر و فقیر
اور در پہ ملوک و اُمرا کے ۔ نہین زنہار وہ ہوگیا کاہے
ہان مریدو نے اسکے جو اکثر ۔ کرے الحاح اسکے جاتا گھر
تھا سدا شرع کی رعایت مین ۔ اسکی تائید اور حمایت مین
جو نہ حامی ہو شرع کا بدکار ۔ اُس سے رہتا تھا وہ بہت بیزار
اور ورد بدعت و الحاد ۔ جد و کوشش تھی اسکو حد سے زیاد
اور اس باب مین ای پاک سیر ۔ بس تصانیف اسکے ہین اشہر
عصر مین اپنے وہ گرامی ذات ۔ تھا بلا شبہ قامع بدعات
اور محرم کے واہیات مین جو ۔ شرک و بدعات و کفریات مین جو
وہ بہت اسکو منع کرتا تھا ۔ اُس سے بس احتراز دھرتا تھا
مولوی باقر شہیر زمن ۔ نقل لایا بہ تحفۂ احسن
شیخ اور خواجہ رحمۃ اللہ ای یار ۔ اترے تھے لالہ بیت مین یکبار
اول عشرۂ محرم تھا ۔ دھوم تھا تب علم پرستو نکا
کسی جہال نیک علم کو لے ۔ چل دیئے کفریات کرتے ہوے

اُسنے سنکر دیا جواب یہی ۔ شاہ صاحب کی جب نہین مرضی
زینہار اُسطرف نجاؤ تم ۔ بلکہ ندی طرف لیجاؤ تم
سوے تالاب اُس ہی دن سے ہم ۔ ہوا موقوف وہ لیجانا علم
اور ندی طرف لیجانیکا ۔ آج تک بھی رواج ہی ٹھہرا
الغرض جب وہ دیکھتا منکر ۔ منع کرتا تھا ہاتھ سے اکثر
بسکہ یہہ جوہر شجاعت ہی ۔ وہ یقین لازم سیادت ہی
جو ہوے ہین ائمۂ اطہار ۔ اہلبیتِ رسول سے ای یار
تھی شجاعت مین انکو شانِ جلی ۔ یہہ سیادت کی ہی نشانِ جلی
منع منکر جو ہاتھ سے ہوا ادا ۔ بس وہی احتساب ہی اعلا
اِسلیئے ہاتھ اور زبان سے سدا ۔ منع کرتا تھا وہ براے خدا
اور تھا اسبابین وہ صاحبِ دل ۔ اِس حدیثِ شریف کا عامل

من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان

اولیا جو ہوے ہین عالیشان ۔ منع کرتے تھے یونہی ہاتھ سے جان

اور ایسے نیکان مین دفن ہوا
وہ زلال وصال نوش کیا
اور رمضان کی تھی تیرہوین تب
سن تھا گیارہ سے اور بیاسی جب
[illegible]
نہین زنہار وہ قبول کیا
اور ملک و معاش از امرا

کہ مین روکا ہون معصیت سے تجھے … خلق کو تیری تابعداری سے
پوچھا یک خم تو کس لئے چھوڑا … کہا جب مین نے پھوڑنے لاگا
جلنے دل کے تب مری انکھین … بس شہود جلال حق مین یقین
اور اٹھائے تھے میرے دل سے تب … تری ہیبت بھی اور خلق کی سب
ساری روی زمین بھی خم شراب … تب اگر ہوتی پھوڑتا مین شتاب
بعد ناگاہ کبر یہہ آیا … کہ مین جرأت یہہ بادشاہ سے کیا
اسلئے ایک خم کو چھوڑ دیا … تا نہو نفس سے یہہ امر ادا
وہ کہا ہم نے تجھکو حکم دئے … کیجے بے شبہ جو کر تو چاہے
شیخ بولا کہ بہر رب انام … مین نے کرتا تھا اب تلک یہہ کام
اب کرونگا تو حکم سے تیرے … ہو ویگا وہ نہین خدا کے لئے
دیجئے اور کسیکو یہہ خدمت … دیجے بعد اوسکے مجھے رخصت
گیا بغداد سے نہ پھر آیا … جب تلک معتضد نے زندہ تھا
الغرض یوہین ہو گیا ہے زمان … منع منکر کئے بدست و زبان
پس با مداد شرع و دین نبیؐ … تھا یہی حال حضرت قربی
اور نہ جاتا تھا اہل دولت پاس … نہ سلاطین سے تھا اسکو ہراس

زبدۂ زمرۂ شیوخ کبار … شاہباز منازل اسرار
گوہر بحر مصطفیٰ و علیؓ … رازدان رموز سر و جلی
کہ ہی عبد اللطیف اسکا نام … ہی لقب محی دین با اکرام
ذوق عرفان مین جب تھا عالیشان … تھا تخلص بھی اسکا ذوقی جان
ابن سید ابو الحسن قربی … رکن دین محمدؐ عربی
سن تھا گیارہ سے اور بیتالیس … متولد ہوا وہ قطب زمن
سن میلاد اسکا ہی رخشان … لئی نور ہدایت اس سے جہان
کتب فارسی جو ہین درسی … اپنے والد سے پڑھا ہی سبھی
عربی صرف و نحو اور معقول … جن کے پڑھنے کا ہی یقین معمول
پڑھا از اوستاد عظیم الدین … جو معلم بڑا تھا نیک آئین
جودت طبع جب تھی اسکی رسا … اور تھا تیز اسکا فہم و ذکا
ہوا مائل مطالعے کے طرف … تھوڑے مدت مین ہی کیا ان شرف
عربی معتبر کتب پہ تمام … ہوا حاوی بفضل رب انام
علم منقول اور فن معقول … اور علم فروع اور اصول
سب پہ قادر کیا اسے قادر … ہوا ہر فن مین وہ بڑا ماہر

۱۱

اور ہر علم مین کیا تصنیف | عربی اور فارسی مین لطیف
اور حساب و فرایض ای ذیشان | اور معانی و منطق اور بیان
اور فقہ و عقاید و انشا | اور تصوف مین چند کتاب لکھا
اور میدان شعر مین ای یار | وا انما اسکا خامۂ رہوار
ایسی کرتا تھا بسکہ جولانی | ہوتی اہل سخن کو حیرانی
مولوی باقر گرامی شان | نقل کرتا ہی اسطرح ایجان
کہ یقین ایک روز مین دیکھا | سات سے بیت کی وہ فکر کیا
دیکھہ کر مین نے یہہ کہا ہون عجب | مجھہ کو فرمایا اسطرح وہ تب
کہ مین لکھا ہون بارہا بشمار | فضل سے حق کے بیت ایکہزار
لکھے شعر سنے یہہ کرامت ہی | خرق عادت ہی یہہ نہ عادت ہی
معجزۂ مصطفی بفضل خدا | دیکھئے دیر ماہ مین لکھا
اسکے ابیات سب رہے شمار | دیکھہ دو سو ہین اور سات ہزار
اور بدایع نگار رہتا وہ بڑا | کہ صنایع بہت کیا املا
ایک کتاب لغت لکھا ای خبیر | غیر منقوط لفظ او تفسیر
نام اسکا سمجھہ عجائب ہی | دوسری جامع غرائب ہی

اور نواب جو تھا والا جاہ | صاحب تخت و ملک و فوج و سپاہ
لاکیا نذر اسکے ای دانا | ایک جاگیر کا ہی پروانہ
اسکو وہ شمع پر جلایا ہی | اور سخن یہہ زبان پہ لایا ہی
ہووے پروانہ شمع پر سوزان | ہوا نواب دیکھہ یہہ حیران
گرچہ تھا بے معاش ایسا ان | پر توکل مین تھا جلیل الشان
اور رہتا بحر جود و کان کرم | اور ابر نوال تھا ہر دم
سائلین سے سمجھہ کیسی کو بھی | نہین محروم وہ کیا ہی کبھی
نقد دو لک روپیئے سے بھی یاد | سائلون کو دیا وہ پاک نہاد
مستحقون کے دور کرنے رنج | یکصد و بیست و پنج سیر برنج
اسکی لنگر مین جاتے ہر روز | ہوتے تقسیم ای شرف اندوز
بس گذرا ہی یونہی عمر تمام | اسکا کافل سدا تھا رب انام
سن تھا گیارہ سے نود و چارم | اور ماہ رجب کی سیزدہم
وصل کا جام پاک نوش کیا | اپنے والد کے پاس دفن ہوا
ہی روایت کہ اپنے پیش وصال | دفعتہ ایکدن وہ صاحب حال
حاضرون سے کہا ہی ای لوگو | بات ایک بولتا ہون یاد رکھو

جب تھا گیارہ سے اور یکی بر
فیض بخش انام و فرخ پی
ابن عبد اللطیف ذوفنون
جانشین کے ابن ابو الحسن ثانی
ابن علی سرمایۂ صفا دانی
صاحب جود و محیط فیض عظیم
ذوالفضل ابن کریم ابن کریم

سال چھوٹون نے ہجرت سے دو
اور تا ... ماہ شعبان کی
جان ... شنبہ بست و ... تھی
پیر کے دن ۲۲ وقت عصر کا تھا
شہر ... میں ہوا یہ پیدا
... تب اسکی ... سال کی تھی

خواب مین میرے وہ بزرگ نے آ — مجھکو اسطرح سے ہی فرمایا
کہ یہ قلعے کے کیلیان تا حال — تھے بلا شبہ میرے پاس بحال
حکم مجھکو ہوا ہی اب بقیل — کہ کرون انکو آپکے تحویل
کیلیان ایس وہ دیکے میرے ہاتھ — وہ روانہ ہوا خوشی کے ساتھ
مین نے نواب کو اسی خاطر — فتح کی دی بشارت فاخر
جو کہ فوجون مین جنگ ہوے مین — اور فتح و شکست در طرفین
حکم سے حق کے ای گرامی شان — دخل اقطاب کو ہی ایسا بیان
تھے یہہ ہر دو بزرگ بھی اقطاب — اس سبب پائے کیلیان دریاب
ایسے ہی خرق اُنکے ہین اکثر — قدس اللہ سرہ الانور

ذکر قطب الزمان لسان العرفان مرشد حقانی حضرت سید ابوالحسن الثانی قدس سرہ

اختر اوج عزت و اجلال — گوہر بحر علم و فضل و کمال
رہنمائے مسالکِ تلوین — مسند آرائے درجۂ تمکین
رازدان رہ عروج و نزول — عارج نردبان قرب و وصول
صاحب کشف و جذبہ و عرفان — شرف عارفین و قطب زمان

لایا تشریف ہی بشان علا — اور اسطرح مجھ کو فرمایا
میرے فرزند پر بفضل رب — دیکھ کرتا ہون مین توجہ اب
وہین عرض جناب مین نے کی — کر کرم سے توجہ مجھ پر بھی
پس توجہ کیا وہ دونون نیر — وہین ظاہر ہوا ہی اُنکا اثر
روح پاک اور غوث اعظم کی — اور حضرت علی اکرم کی
تربیت پر ہی اُسکے آئی گیانی — پار رہا تھا وہ فیض روحانی
اور بہ علم و کمال روز بروز — دیا مولا ترقی فیروز
پس بفقہ و عقاید و تفسیر — اور حدیث و سیر مین شان کبیر
اور طبابت مین درجۂ والا — حق تعالی کیا کرم سے عطا
در سلوک و حقایق و اسرار — بھی تبحر براد یا ای یار
ہجدہ سالہ ہوا ہی جب وہ بجا — اپنے والد کا جانشین ہوا
ہوی سن اسکی بیس سال کی جب — اُسکو پہنچا ہی ایک جذبۂ رب
حالتین بس عجیب اور فاخر — اُس سے ہونے لگے مین تب ظاہر
دیکھا ایک شب بعالم رویا — حضرت غوث انس و جان کا لقا
وہ لب حوض پر کھڑا انکا جواب — اُسکو تھیلا ہی غوث نے در آب

دیکھئے ایسے حالتین مقبول — اگلے اخیار سے بھی ہین منقول

ابو بکر ہزارہ ذو الاکرام — جو تھا صدسال پیش غوث انام

شیخ کامل کا جبکہ تھا جویا — دیکھا یکشب بعالم رویا

کہ ہین رونق فزا رسول اللہ — اور ہین صدیق آپکے ہمراہ

اُسنے کی عرض یا رسول خدا — کیجے خرقہ کرم سے مجھکو عطا

اُسکو فرمائے سرور والا — کہ ہون بے شبہ مین نبی تیرا

کر اشارہ بجانبِ صدیق — کہے یہہ شیخ ہی ترا تحقیق

اور صدیق کو کئے آگاہ — تیرے ہمنام کو پنا خرقہ

کہا صدیق حکم حضرت سے — جلد خرقہ مجھے پہنوا ئے

اور سر پر مرے کلاہ رکھے — اور مرے منہہ پہ ہاتھ بھی پھیرے

بعد حق مین مرے کئے ہین دعا — دیوے برکت تجھے کرم سے خدا

ابو بکر ہزارہ نیک شعار — خواب سے اپنے جب ہوا بیدار

دیکھا تن پر سجا ہی وہ خرقہ — اور سر پر وہی دہرا ہی کلاہ

گویا عالم مین یہہ دئے آواز — کہ ہوا ہی وہ وصل سے ہمراز

آکے ہر ہر طرف سے خلق کثیر — گئے اُسپر ہجوم میر و فقیر

جو دیا نقد سائلون کتین — ہین روپی لاکھہ سے زیادہ یقین

مسجد و خانقاہ رباط کلان — مدرسہ وہ بنایا عالیشان

تادم واپسین اُسے مولا — یونہی فیاض و فیض بخش رکھا

وہی تعلیم علم و عرفان کی — وہی تلقین کشف و وجدان کی

وہی جاری ہدایت و ارشاد — دن بدن و مبدم رہا ہی زیاد

کیا رحلت بصبح دو شنبہ — در اخیر جمادی الآخر نی

یعنے تاریخ اسکی تھی چھبیس — سن تھا بارا سے اور ترالیس

اور تھی عمر اسکی ستاون — مثل عمرِ حسین پاک رتن

اور اسکی ولادت و رحلت — پیر کے دن ہوی ہی با حرمت

مثل میلاد و رحلتِ سرور — سید المرسلین و خیر بشر

اضطراری سنن سے ہی یہہ جان — جسکو چاہے عطا کرے رحمان

اختیاری سنن کی تبعیت — جو کرے از خلوص و با رغبت

تو ہی امید یہہ کہ اس سے خدا — اضطراری سنن کرا وے ادا

اس معظم کی مرقد پر نور — ہی بو یلورای صفا گنجور

ہوا مدفون بنزد والد وجد — قدس اللہ سرہ الامجد

اور بری غیرت اور استغنا
سن ہوی آتھہ سال اُسکی جب
کر کبھی اپنے اکل و شرب کا بار
اور اس عمر مین بفضل خدا
ایک سیپارۂ کلام اللہ
اور موذن کے ہاتھہ دیتا تھا
اور وہ پیسو نکو شیخ نے لیتا
بھر قوت حلال گرچہ مدام
پرہی نادر یہہ عمر مین ای سلیم
سنا والد سے اپنے وہ یکروز
جمعہ کے خطبین کے بیچ ہی ہین
شیخ یہہ بات سنتے ہی جا با
یہہ سنا بعد جمعۂ اول
دو نو خطبون کے درمیان ہی دعا
ہی اجابت کی ساعت فاخر

اُسکو اسی عمر مین دیا تھا خدا
دی یہہ غیرت خدانے اُسکو تب
نہ پڑے والدین پر زنہار
عربی خط کچھہ اُسکا سدہر اتھا
لکھتا ستہ چار وہین وہ آگاہ
لاتا وہ کر فروخت زر اُسکا
والدہ پاس اپنے لا دیتا
کئے ہین بعض اولیا یہہ کام
کہ ہوی ہی یہہ غیب سے تعلیم
کہ اجابت کی ساعت فیروز
ہر دو خطبونکے درمیان ہے مین
اُسی ساعت مین تا کرے وہ دعا
جبکہ آیا ہی تب وہ شیخ اجل
علم دروزی کے حق مین اپنے کیا
گرچہ ایام سال مین وا ایر

ہووے حاضر مکانِ اقدس پر
اولاً علم فرض عین ہی جو
یعنے فقہ و عقاید و اخلاق
بعد اُسکے قصائد و انشا
فارسی علم مین وہ نیک انداز
عربی علم پس شروع کیا
صرف اور نحو منطق اور کلام
اور بہ علم مساحت اور حساب
اور طبابت کے فن کے نظریات
اور علم فرائض ای مقبول
اور علم حقائق اور اسرار
بس یہانتک کیا ہی جلد عبور
وہ کئے علم اپنے والد سے
پڑھہ چکا ہی خدا کے فضل سے جب
بیسوین سال مین وہ نیک انداز

اور باندہے ہین تربیت مین کمر
فضل حق سے پڑہا ہی وہ حق جو
جب ہوا ہی یہہ تینون علم مین طاق
فارسی سے یہہ کتب ہی پڑہا
اپنے اقران مین ہوگیا ممتاز
اپنی ہمت اُدہر رجوع کیا
ہیئت و ہندسہ کا فن بھی تمام
بعد ازان طی کیا ہی چند کتاب
پڑھہ چکا اور اُسکے عملیات
اور کچہ فقہ کے فروع و اصول
اور کتابین سلوک کے ای یار
اور ہوے یہہ علوم جو مذکور
اور کئی اوستاد ماجد سے
سن بھی انیس سال اُسکی تب
حفظ قرآن بھی کیا آغاز

اور کرے اس سے استفادہ و
شاہزادے و بیگمات یکسر
کئے سامان سفر کا سب تیار
الغرض جب وہ عزم جزم کیا
کہ یہان پہلے کیجئے تحصیل
پاس ویسے وحید دوران کے
نفع چندان نہین ہے ای فرزند
بہر تحصیل علم بیو سو اس
اسکی سن شریفای خوش ہیبت
عمۂ شیخ کا جو تھا شوہر
سیّد غوث نام تھا اسکا
خوش نویسی مین تھی اسے شہرت
اسکو دختر تھی یک نہین تھا پسر
جونکہ شہزادگو نکو اسکے غفور
یونہی مدراس مین اسے داداً

یہہ مصمم کیا ارادہ وہ
جب سنے شیخ کا یہہ عزم سفر
کہ ہوم ہلی تک اکتفا ای یار
والدہ شیخ کی کہی یہی بلا
اور سفر بعد کیجئے بتقییل
آگے تحصیل کے اگر جاوے
رائے یہہ شیخ کو جب آئی پسند
شہر ویلور سے کیا مدراس
بیس پر سات برس کی تھی
اور وہی خسر شیخ تھا شہر
اور غوثی تخلص اسکا تھا
اور بڑا تھا وہ صاحب ثروت
وہ فدا شیخ پر تھا شام و سحر
کیا خدمت گذار در ویلور
کیا خدمت گذار لیل و نہار

یہ صحیح نہیں ہے اسلئے کہ حضرت قطب ویلور مدراس پہنچنے تک حضرت آگاہ اور حضرت بحر العلوم دارالامرا زمانہ تھے
تاریخ وفات آگاہ 1220ھ اور حضرت بحر العلوم 1225ھ سے روانگی مدراس 1234ھ

صبح سے نیم شب تلک بدوام
نہ لگاتا زمین کو نشست اپنی
اس سے ملنے اگر کوئی آتا
کتنے باتین کروگے میرے سے
لیکے دس پانچ بات کا ہی قرار
وقت ضایع کبھی نہ کرتا تھا
اور پیش سبق بجد تمام
شرح اور حاشیہ لغت انکی
دیکھ استاد پاس جاتا تھا
پوچھتا شبہ گر کہین رہتا
بس وہ شاگرد و استاد سوا
اس لئے ہی سبق مین اسکا شریک
اور استاد پر نہ پڑتا بار
اور ہر علم کی وہ فرد جلیل
کہ ریاضی مین اور حکمت میز

نہین پاتا تھا یک گھڑی آرام
رہتا مصروف شغل علم مین ہی
شیخ اسطرح اسکو فرماتا
اسکا اقرار کیجئے پہلے
اس سے کرتا تھا بات حسب شمار
اسقدر احتیاط دہر تا تھا
کہ سبق کا مطالعہ ای ہمام
وہ بفکر عمیق و نظر دقیق
اور اپنا سبق سناتا تھا
اور استاد اسکا جب کہتا
دوسرا اسپہ پی نہ لیجا تا
ہو نہ سکتا تھا یوج کوئی ٹھیک
اس لئے خوش تھا اس سے وہ بسیار
بڑی تنقیح سے کیا تحصیل
ید طولی تھا اسکو ہیئت مین

تھی وہ شعبان کی پانچوین تاریخ
سن بیالیس اور بارہ سو ...
اور اسی سن مین ماہ ...
شاہ عبد العزیز نے نقل کی
پس سفر اسکا ہندوستان ہوا موقوف اسی سبب
بعد تحصیل وہ صفا گنجور

خوب تنقیح سے وہ شیخ پڑہا	ہوا ہر علم و فضل مین یکتا
جو ہین تحصیل کے کتب مشہور	کیا ترتیب سے وہ سب پہ عبور
نہین باقی رہی ہی کوئی کتاب	سارے تحقیق سے پڑہا بشتاب
اُسکی تحصیل جب قریب ہوی	ہوی فکر اُسکے والدہ کو بڑی
کہ یہہ دور و دراز کا ہی سفر	درد ہجران سے ہوگئی مضطر
شیخ کا والد گرامی شان	تب وہ بی بی یون کیا ہی بیان
فکر اُسکی نہ کیجئے اصلا	مین نے دیکھا ہون خواب ایک ایسا
کہ مراجد باصفا قربلی	گنج عرفان ستون شرع نبی
ہی وہ تشریف خواب مین لایا	اور مرے پسر کو بلوایا
اور یک مسند مکلل پر	اسکو بٹھلایا ہی بہ عز و وقر
اُسکی تعبیر ہی یہی سنئے	مین اُٹھو نگا قریب دنیا سے
جانشین ہوویگا یہہ نور بصر	اور ہوویگا اتفاق سفر
جو نکہ تعبیر اُسنے فرمایا	یوہی آخر ظہور مین آیا
کہ کیا فضل حق سے وہ تحصیل	عمر بیستیس سال مین بیقیل
حافظ و مولوی محی الدین	سن تحصیل اُسکی ہسگی یقین

جلوہ گر اسکے علم و فضل کا نور
باطنی علم جو تھی ...
بعد تحصیل جب وہ ...
جو حقائق کے ... کتاب

۲۲

دیکھا سب متن شرح ...
سن تھا بارہ سے اور ترالیس
والد ماجد اسکا بالقدس
وار فانی سے انتقال کیا
جب ہوا ... جانشین ...

دیکھیے اسطرح سے ... اسباب ... طلب
اور اسکے اشتغال علم ...

حقتعالی نے زیب و زینت دی	اور بڑی شان و عز و حرمت دی
قادریہ طریق کا گلزار	از سر نو لیا ہی تازہ بہار
سارے محراب و مسجد و منبر	خانقاہ و مدارس انور
ہوے پر نور اور درخشان سب	جلوہ گر ہوگئے بہ وجد و طرب
ظاہری باطنی فیوض کے جان	ہوئین نہرین روان بسرّ و عیان
جب تھا ہر دو کمال کا جامع	نور ہر دو کا اُس سے تھا لامع
رہنما تھا اِدہر شریعت کا	مقتدی تھا اُدہر طریقت کا
درس و فتویکا تھا رواج اِدہر	فیض باطن کا بھی تھا راج اُدہر
علم ظاہر کی تھی اِدہر تعلیم	علم باطن کی تھی اُدہر تفہیم
مستفیدونکی تھی اِدہر تحصیل	اور اُدہر طالبونکی تھی تکمیل
اور اِدہر وعظ و پند اور تذکیر	اور معارف کی تھی اُدہر تقریر
کسی بندے کو خاص کرکے رب	خیر دارین اُسکی چاہتا ہے جب
اور جب چاہے علم مین مولا	کر اُسے دیوے ایک شان عُلا
اُسکو تحصیل علم کا سامان	یون مہیا کرے یقین آسان

اذا اراد اللہ شیئا ہیأ اسبابہ

جب ہی تنقیح کی ...
ریہ اسامان فضل حق کا ہی
جسکو چاہی اسکو دیتا ہی
ذلک فضل اللہ یؤتیہ

۲۳

من یشاء
ذکر وقت تحریر و تسطیر
و اختصار و لذیذ
تفصیل مصنفات
نظم قطب ...
کیا کہون اسکا قوت تحریر ...
اختصار عجیب تھا ایسا
اور عبارت تھی ...

اور آتے تھے چو طرف سے سوال
جو کہ رکھتے تھے منصبِ افتا
وے جوابات جو کیا ترقیم
اور مکاتیب اُسکے فیض آگین
گر فراہم کرین اُنہین یکسر
اُسکا دا ما د زبدہ افراد
جمع مین بھی کیا ہون بعض اُنسے
اور اُسکے مصنفات ای یار
خاص جو دو کتاب فاخر ہے
کہ جواہر جو ہین حقایق کے
ایک کے درمیان ہی لایا
پر کہان مشتری کہان نقاد
اور جواہر سلوک کے بسیار
ہی عجب فیض بخش وہ نسخہ
ہین یہہ ہر دو کتاب فیض نصاب

جلد لکھتا جواب وہ در حال
وے بھی کرتے تھے اس سے استفتا
یک فتاوی ہوا ہی اُسکا ضخیم
وہ جو لکھتا تھا طالبون کتین
وے بھی دو تین ہو سکینگے فتر
جمع انکو کیا ہی دیکھ زیاد
متفرق بھی ہین رکھے دوسرے
دیکھئے ہین عجب جواہر بار
نام ہر دو کا بھی جواہر ہی
حرز جان طالبانِ صادق کے
اور کئی علم اُسمین جمع کیا
تا پچھلے بھی لین اُسسے ولشاد
لایا ہی دوسرین پُر انوار
ملے جس سے سلوک راہِ الٰہ
چرخ عرفان کے مہر او رمہتاب

اختلافات اُنکے دیکھ صریح
دوسرے جانب کی نا کرین تضعیل
کر ضعیف و قوی سے قطعِ نظر
اختلاف انکا عینِ رحمت ہی
ہان یہی بہتر عمل بقولِ قوی
پر ہی قولِ ضعیف جن کا ای یار
ہی یہی اُس کتاب کا حاصل
بسکہ بسوط ہین یے تینون کتاب
اور احیاءِ سنت و توحید
اور فتوی ہی اسکا یک دریاب
نام اُسکا ہی غایت التحقیق
اور اصل العلوم ای آگہ
پہلے لکھے ہین وہ صراط لکھا
اُس ۔۔۔ ن کو دلیل عقلی سے
در جوابِ محمد حفظی

ایک جانب کو ہی ندین ترجیح
حق و انصاف کی نہین یہہ سبیل
سمجھین وائرہ ہی اُن مین حق یکسر
اُس مین عامل کو وجہِ وسعت ہے
اور کرین تتبعِ سنت نبوی
انکی تحقیر نا کرین زنہار
اُسپہ اسناد آئے ہین کامل
مستند فارسی مین ہین دریاب
اور تنبیہِ جاہلین ای سعید
کہ وہ بارا سوال کا ہی جواب
کیا دو بہر مین اُسے تمنیق
اور صراط و رسالۂ فطرہ
اُس مین مجمل بیان ہی ایمان کا
ہی مدلل کیا ہی دیکھ اُسے
لکھا لکھے مین یک رسالہ بھی

شیخ محمد حفظی استنبولی حافظ قران و حافظ دوازدہ ہزار حدیث خلیفۂ آنجناب

اطمینان آنجناب بادراک رویت وبشارت حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام

وعظ ہفتے مین ہوتا دو بار　　جمعہ و منگل کے دن وہ پاک شعار
کہتا مردون مین جمعہ بابرکات　　اور منگل کے روز در عورات
جمع آتے تھے سامعین کثیر　　کیا خواص و عوام میر و فقیر
وعظ سے اُسکے نفع پاتے تھے　　دُرِ فیض ہاتھ لاتے تھے
ایک مدت یہہ فیض جاری تھا　　تھے سدا مستفیض خلق خدا
آہ ابلیس پر جفا و ستم　　دشمن آدم و بنی آدم
گرم تھا یہہ جو وعظ کا بازار　　دیکھ اُسکو نہین سکا زنہار
پیچ کھایا ہی پیچ کھایا ہی　　ایک فتنہ نیا اُٹھایا ہے
سوتے فتنے کو کر دیا بیدار　　مورد لعن ہو گیا بدکار
یہہ نسبت وہ جن سے رکھتا تھا　　ویسے اشرار ناس کو ڈھونڈھا
خطرۂ طمع حبِ جاہ و مال　　ویسے اشرار کے دلونین ڈال
اپنے دام فریب مین لایا　　اُنکو تدبیر بد یہہ سکھلایا
تا کرین جا کے فتنہ انگیزی　　نزدِ حکام وقت انگریزی
شیخ عزم خروج دھرتا ہی　　اہتمام جہاد کرتا ہے

اور وہ قبے مین سرور والا　　لائے تشریف ہین رسول خدا
ابوبکر و عمر علی عثمان　　ساتھ حسنین آئے ہین ذیشان
جدِ اعلی وہ شیخ کا قربی　　بس مودب کھڑا ہی پیشِ نبی
گویا حضرت سے چاہتا ہی داد　　آپ سے کر رہا ہی استمداد
شیخ ایسے مین جا ہوا حاضر　　پیشگاہ پیمبر فاخر
اور کیا تحفۂ سلام ادا　　اور کمال ادب سے دور کھڑا
سرورِ انبیا جواب دئے　　اور نزدیک اپنے بلوائے
اور اپنا رکھے مبارک ہاتھ　　سینۂ شیخ پر کرم کے ساتھ
اور کرکے خطاب یا وَلَدِی　　کہے لَا بَأسَ لَکَ وہ حق کے نبی
یعنے فرمائے ہین ای میرے پسر　　ڈر نہین تجھکو کچھ نہ پہنچے ضرر
شیخ جب خواب سے ہوا بیدار　　پایا دل مین طمانیت بسیار
اور کہتا تھا مجھکو خنکئ دل　　ایک ایسی یقین ہوی حاصل
کہ نہ کچھ مجھکو اضطرار ہوا　　فکر کا کچھ نہ دل پہ بار ہوا
قصہ کوتاہ محکمے سے جب　　آئی ہی شیخ باصفا کو طلب
وہین تیار ہو گیا جولان　　شہر مین مچ گیا ہی شور و فغان

گویا اس دن یہ بلدہ چتور | آہ برپا ہوا ہی روز نشور
ہوگیا تھا الم سرا ہر گھر | غم کے طوفان میں ڈوبا ہر گھر
کیا امیر و فقیر و پیر و جوان | مومنان اور مومنات تھے نالان
روز روشن سیہ نظر آتا | سینہ ہر یک کو غم سے بھر آتا
لیک تھا شیخ صابر و شاکر | تابع قدر باطن و ظاہر
تھی وہ تسلیم اور رضا کی شان | اولیا اور اتقیا کی شان
اور یہ ویلور جب یہہ آئی خبر | ہو گیا یک نمونۂ محشر
ہر مکان مین تھا آہ سوز و گداز | آتا ہر گھر سے غم کا ہی آواز
ہر طرف ہر جگہہ تھا وا ویلا | ہر طرف در تھا درد و غم کا وا
مرد و زن شیخ و شاب اور اطفال | ہوگئے تھے بہت پریشان حال
تھا یہی درد سب مساجد مین | یہی افسوس سب معابد مین
کیا مکانات و مسجدین ای یار | تھا یہی غم بکوچہ و بازار
خواب و آرام اور آب و طعام | مومنون پہ تھا ناگوار تمام
انکے آنکھون سے اشک جاری تھے | اور یون بولتے تھے رو رو کے
ای ہمارے رسول کے فرزند | ای جناب بتول کے دلبند

اور بولا ہمارا اب ایمان | کچے تاگے سے ایک بندھا ہی یہان
حق بچاوے ہمارے ایمان کو | اور بچاوے وہ شیخ دوران کو
اور دوسرے مشایخ و علما | بولتے تھے یہی بہ درد و بکا
اس زمانے مین عزت اسلام | شیخ کے ساتھ ہی بغیر کلام
شر سے اعدا کے حق نگاہ رکھے | دیرگاہ اسکو دین پناہ رکھے
تھا یہہ سب دوستان دین کا حال | کیا لکھون دشمنان دین کا حال
آہ وے ظالمون بے درد ویلور | سارے کرتے تھے عیش و فرح و سرور
شیخ کے مسجد و مکان کے پاس | آکے یون بولتے وے شر الناس
شیخ کو دار پر چڑھاوینگے | یا ہمین توپ سے اڑاوینگے
شیخ کے خویش و اقربا کو تمام | اور مریدان باصفا کو تمام
اس مکان سے نکال کر بضرور | ہم کو دیویگا حاکم چتور
اور آپس کے درمیان سب ہم | حصہ کر لیوین یہہ مین باہم
کوئی کہتا ملے مجھے جاگیر | بولتا کوئی باغ و تال کشیر
بولتا کوئی ہو مجھے مہوار | پس مین ہونگا پالکی اسوار
کمپنی کے ہو خیر خواہ تمام | ہم نے ایسا بڑا کئے ہین کام

۳۰

وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا ۱۲

مین نے یہہ حال دیکھہ گھبرایا
وہ بھی حیران ہو گیا اُسدم
رو بعضے شیخ سر بسجود
قیدخانے کے لوگ تب سے ہی
دوسرے روز حاکم چتور
شیخ سے معذرت کیا بسیار
ہم کئے ہین یہہ قیدای اکرم
بس رکھین جمع خاطر والا
گورنمنٹ کو آپ کا اقوال (احوال ۱۲)
تب کہا شیخ با کمال سکون
اپنے خالق کا شکر کرتا ہون
گر گزندت رسد زخلق مرنج
از خدا دان خلاف دشمن و دوست
گرچہ تیر از کمان ہمین گذرد
بعد حاکم کہا کہ از سرکار

لاجمعدار کو بھی دکھلایا
کھول دروازہ جلد دیکھے ہم
اور تبھی روشنی ہوئی مفقود (گم ۱۲)
معتقد اُسکے ہو گئے ہین سبھی
جو تھا انگریز آکے اُسکے حضور
کہ بحسب ضوابط سرکار (قانون ۱۲)
کیا کرین آہ لاعلاج ہین ہم
اور نہ کچھ فکر کیجئے اصلا
لکھہ کے بھیجا ہون مین تمام کمال
مین رضا پر خدا کے راضی ہون
اور گلہ خلق سے نہ دھرتا ہون
کہ نہ راحت رسد زخلق نہ رنج
کہ دل ہر دو در تصرف اوست
از کماندار بیند اہل خرد
پائیگا آپ کا وظیفہ قرار

۳۱

اور رخصت دیا کہ تا دربار
لانا اسطرح کوئی قیدی کو
الغرض پالکی مین بٹھلا کے
جمع آتے تھے محکمے کے پاس
شیخ کے آقدم پوای وانہ
چومتے دست و پا کو سب اُسکے
اہل سرکار دیکھہ یہہ حالت
کہہ گیا ہے صاحب توقیر
قصہ کوتاہ شیخ صاحب دلی
جج اکرام سے ہی پیش آیا
اور دریافت جب شروع کیا
وے جو ستر گواہ تھے بدکیش
سبر سبر سارے ہو گئے مردود
رد مین ہر ہر کے جرح ای ماہر
وے سوال و جواب کی تفصیل

شیخ آوے ہمیشہ ہو اسوار
ہنین قانون کہنی ہے کبھو
شیخ کو محکمے طرف لاتے
سیکڑین سو نشان پاک اساس
سب وے گرتے تھے مثل پروانہ
اور بے اختیار روتے تھے
ڈوبتے تھے بورطۂ حیرت
ہوان فدا جسپہ مین امیر فقیر
محکمے مین ہوا ہے جب داخل
اور کرسی پو اسکو بٹھلایا
داد و دریافت کی ہے دینے لگا
سارے بدخواہ دین بد اندیش
انکا بطلان ہو گیا مشہور
فیلسوفی کیا ہے جو لطاہر
اسکا چھپتی ہے ایک مبسط طویل

در بدر وہ گدائی کرتا تھا / اور یک اپنے ہاتھ سے اکونڈا / کہ سر اس سے ہو سکے لوڈا / نہ بدن پر رہا اسقدر گوشت / اور پہنچی یہان تلک نوبت / ویسے لوگونکی یہہ ہوئی حالت / اور سب جو اس سے گذریان اکثر / اور لگا کہنے [illegible] گلون پر

عرس بلکہ شیخ کے مکان مین تھا / وہ بھی گونڈا لیا ہوا آیا / حال پر اسکے شیخ رحم کیا / اسکو اول طعام دلوایا / وہ بھی اس شیخ پر ہوا تھا گواہ / یون کیا اسکو حق جہان مین تباہ / الغرض شیخ کو جو رنج دے

سب گواہونکو جرح ای ماہر	یونہی مردود کر دیا آخر
دشمنان لایق سزا ٹھہرے	اور ٹھہرے سب وے ناکارے
شیخ پنجاہ روز قید مین تھا	پس رہائی ہوئی بفضل خدا
کہا حاکم جو شیخ فرماوے	انکو بیشک سزا وہ پہنچاوے
شیخ تھا جب جمال کا مظہر	اور حلم کمال کا مظہر
عنایت لطف سے یہہ فرمایا	کہ مین اللہ انکو بخش دیا
دشمنونکو ہوئی پشیمانی	ہوئی حکام کو بھی حیرانی
نہین پائے سزاے سرکاری	لیک پائے سزاے قہاری
نار فتنہ تھے جو جو سلگائے	سب وے دنیا مین خوار وزار ہوئے
تھوڑے دن مین وے ہوئے بہت ہلاک	حق کیا اس جہانکو انسے پاک
لگی بعضونکو سخت بیماری	کھینچے دنیا مین وے بڑی خواری
کھیر بعضونکو اسقدر افلاس	کہ تھے محتاج آب ونان ولباس
گرچہ پہلے وے اغنیا تھے بڑے	بعد محتاج ہوگئے ایسے
انسے بعضونکو مین نے دیکھا ہون	کہ وے رکہتے تھے مال وزر افزون
تھے مشین مہا زیان انکے	اور بہتر حویلیان انکے

[illegible]

[illegible]

زین عباد و باقر و جعفر	اور موسی رضا گرامی گہر
اور وے سب ائمہ عترت	جو تھے ایسی خروج کی تہمت
کرکے ان پر بھی بعضے شر الناس	حاکمان بنی امیہ پاس
آہ قید شدید کروائے	رنج وآزار انکو پہنچائے
اور منصور کے تو قید مین ہی	بوحنیفہ نے آہ رحلت کی
ظلم کیسا ہوا ہے مالک پر	وہ طریق خدا کے سالک پر
قید کر شافعی کو اہل عناد	آہ لائے یمن سے تا بغداد
اور کر قید ابن حنبل کو	جان سے مارے وہ شیخ اکمل کو
اور بہت اولیا کے ساتھ ای یار	بیش ایسا ہی آئے ہین اشرار
چہار گلشن و روضة الابرار	دیکھہ دونون مین انکے ہین اذکار

روانہ شدن آن عارف باللہ بار اول بہ حج بیت اللہ وعزم بالجزم ورود آنجناب باقافلہ مدینہ طیبہ وشرف صدور حکم نبوی کہ فی الحال الطلب والدہ واخایشو مراجعت نمودن نمود وبشارت بامر تبرکہ آخر حمات تو در زمین ما خواہد بود

سن تھا بارہ سے ساٹھوان ہجری	۲ شعبان ۱۲۶۰ھ	اور دوسری تھی ماہ شعبان کی
نکلا از بہر حج بیت اللہ		تھا بڑا قافلہ بھی یک ہمراہ

[illegible]

ہو گئے اہل قافلہ مضطر
پر اقامت نہیں مقدر جب
کہ نکل قبر سے وہ خیر الناس
اور باب السلام پر مضطر
اور اس شیخ کو بلاتی ہے
کہے حضرت نے روح یا ولدی
شہر دہلی پہونچ تب ای یار
لابنی کو شفیع نزد خدا
اور مناجات چند منظوم
الغرض جب نبی کا حکم ہوا
آہ بحر نبی سے رونے لگا
پھر مدینہ میں وہ رہا جب تک
آخر الامر لا علاج ہوا
عالم و عابد نکو فعال
صاحب عقل و خلق و فہم و ذکا

آہ اس شیخ کی جدائی پر
دیکھا رویا میں شیخ نے یک شب
ہیں کھڑے روضۂ شریف کے پاس
بھی کھڑی ہے وہ شیخ کی مادر
درد دوری کا کچھ دکھاتی ہے
کہ بلاتی ہے جا یہاں ہے تیری
والدہ اسکی سخت تھی بیمار
درد دوری سے مانگتی تھی دعا
بولی تھی درد سے وہ مخدومہ
شیخ نے اپنے خواب سے جاگا
اشک سے اپنے منہ کو دھونے لگا
یونہی مغموم وہ رہا تب تک
گیا ناچار عزم رجعت کا
ذوالکمال و وقار و فرخ فال
نام محمود اور حسین اس کا

اور بیرون شہر تک آئے
قافلہ آگے ہی ہوا تھا رواں
جب چلے ہیں وہاں سے آگے ہم
راہ میں شیخ سے میں عرض کیا
در سے روضے کے آج ای رہبر
میں نے دیکھا تھا شب واقف
کیا ہی فرمائے سبب اسکا
اور میں کشف راز چھپا تھا
میں نے الحاح جب بہت لایا
بر در روضۂ شریف رسول
جلد مجھکو ہوا ہے غلبۂ خواب
کہ ہیں تشریف لطف سے لائے

فاتحہ پڑھ کے سب وداع کیے
میں بھی اور شیخ پھر گئے تھے وہاں
تا ملیں قافلے میں جا کے ہم
کئی دن بیچ ملا آنکو تھا
آپ جسوقت پڑا تھا سے سر
چہرۂ پاک سے ہوئی ظاہر
شیخ اسکا سبب نہ فرمایا
پر نہ زنہار شیخ کہتا تھا
شیخ اسکا سبب یہہ فرمایا
سر رکھا جبکہ میں حزین و ملول
دیکھا پیغمبر خدا کا جناب
اور شفقت سے مجھکو فرمائے

یا ولدی لا تخرج انت من ارضنا

یعنے فرمائے ہیں ای حیدر پیر
کہ ہماری زمین سے ہے تو جدا
غم ہماری جدائی پر مت کر
یعنے مدفن ترا یہیں ہوگا

پس انسے شیخ نے وہان ملاقات
راوی بولا وہ جب رخصت دی تو پھر ملاقات حشر مین ہوگی
[illegible]

ہے ہر دو حرم سے یکجا پر | عمر باقی وہین کجاوے بسر
تا وہین موت ہو نصیب اسے | تا قیامت مین آسو نہین اٹھے
اور سنا ہو مین شیخ سے اکثر | یہہ حدیث شریف پیغمبر

مَنْ مَاتَ فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ فِیْ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ

یعنے دو نو حرم سے جو یکجا | جاوے دنیا سے تو وہ ارتقا
تو کرم سے اسے بروز جزا | امن والون مین حق اٹھاویگا
بولتا اسلئے مین چہتا ہون | کہ نہ اس ملک ہند بیچ مرون
بلکہ چہتا ہون حق سے مین بہ نیاز | خاک میری ملے بخاک حجاز
الغرض بعد والدہ وریاب | زیر تصنیف جب تھے چند کتاب
انسے فارغ ہوئے تلک اس جا | چار و ناچار شیخ رک گیا
انکی تصنیف و طبع سے کامل | جب فراغت اسے ہوی حاصل
ایسی پیری مین وجہ خدا آگاہ | پھر کیا عزم حج بیت اللہ
اور وہی راوی انکو انجام | جسکا محمود اور حسین ہے نام
کہا ایک شخص آکے از بنگلور | رہا چندے وہ رہنما کے حضور

[illegible]

[illegible]

پس ہوا ایک قافلہ ہی برا | جبکہ پہنچا ہی جاکے گلبرگا
قبر گیسو دراز کا زائر | جب ہوا ہی وہ عارف ماہر
اسکی مرقد کے پاس ہی بیٹھا | دیر تک ہی مراقبے مین رہا
ہوگئی یک ربودگی بکمال | کہ ہوا کشف قبر کا فی الحال
بعد ازان جبکہ ہوش مین آیا | بعضے احباب سے یہہ فرمایا
کہ تر سے ذوالکمال مین پہنچا | بالیقین صاحب فنا و لقا
کہ ملاقات اب ہوی ہی مجھے | انکی بے شبہ روح اقدس سے
مجھکو فرما کے اسطرح دل شاد | سفر حج ترا مبارک باد
قصہ کوتاہ وہان سے آگے چلا | شہر ممبئی مین جا نزول کیا
تھی وہ چھبیسوین زشہر ذیقعدہ | ہوا کشتی سوار ای آگہہ
ساتوین کو اتھائے مین لنگر | اور روانہ ہوے مین سب خوشتر
جب ہوا مین تھا اعتدال ایکان | ہوی کشتی باعتدال روان
پس ہوا مین ہی جب فتور آیا | اسکے چلنے مین بھی فتور آیا
اور وہ کشتی ہوائی تھی | اس لئے جلد چل نہ سکتی تھی
جب سے شرح حج کے ترتیب آیا | ہوئے حجاج بیقرار تمام

[illegible]

لا یتحرک ذرۃ الا باذن اللہ

کبھی نا ہل سکے کوئی ذرہ | دو جہان مین بغیر اذن اللہ
نہ خلد بے ارادتش خارے | نگسلد بے مشیتش تارے
فی المثل گر جہانیان خواہند | کہ سر موے از جہان کاہند
گر نباشد چنان ارادت او | نتوان کاستن سر یک مو
در ہمہ در مقام آن آیند | کہ بران ذرہ بیفزایند
ندہد بے ارادت او سود | نتوانند ذرہ افزود
الغرض یہہ طریقہ تسلیم | شیخ والانے کر انھین تعلیم
آپ لایا رجوع حق کے طرف | اور مراقب ہوا ہی وہ اشرف
وقت تھوڑا ابھی نہین گذرا | حق تعالی نے یک ہوا بھیجا
ایسی کشتی ہوئی ہی تیز روان | دیکھ سب لوگ ہو گئے حیران
گرچہ یہہ کشتی ہوائی تھی | یہ دخانی پہ فخر پائی تھی
اور برابر ہی تھین روان ہردو | آگے پیچھے کبھی دوان ہردو
اور کنارے پہ فضل سے حق کے | ایک دن آ ہر دو جا پہنچے
الغرض شیخ جا کے پہنچی زود | مع رفقا بہ منزل مقصود
چھیتوین ذوالحج کی تھی بفضل خدا | داخل مکۂ شریف ہوا

ایک میدان برا نظر آیا | خوش نما دلکشا و نور فزا
اور سواری سرور عالم | اس فضا کو کئی ہی رشک ارم
اور بہت خلق ساتھ آپکے تھے | مین نہ پہچانتا تھا انکو ولے
اور کمال کرم سے مجھ کو نبی | بولتے ہین تعال یا ولدی
یعنے کہتے ہین ای مرے فرزند | میرے نزدیک اب تو آ خورسند
اس خوشی سے ہی میرے چشم سے جان | ہوے بے اختیار اشک روان
لے چلو مجھ کو اب چلونگا مین | نہ مدینے سے پھر پھرونگا مین
اللہ اللہ کیا یہہ نعمت ہی | کیا سعادت ہی کیا کرامت ہی
کسکو ایسی نصیب نعمت ہو | کسکو یہہ دستیاب دولت ہو
کسکو ایسی طلب ہو سرور سے | کسکو یہہ حکم ہو پیمبر سے
الغرض جب یہہ قافلہ سالار | ہوا ہمراہ قافلہ ای یار
ہوے سب اہل قافلہ شادان | اور دل و جان سے شاکر یزدان
پس وہ ہمراہ قافلہ لیکر | چلا سوے مدینہ وہ رہبر
اور وہ رویاے صادقہ کے ای یار | ہوے ظاہر علامت و آثار
تازگی اور یک توانائی | وہین از غیب شیخ مین آئی

شیخ بھی یونہی رہ کے خالی — جا کے پہنچا بدرگہ عالی
یونہی بیمار گیا رہوین تک تھا — نہ ہوی ہی کوی نماز قضا
اور ارشاد و پند کرتا تھا — سب کو اکثر بطاعت و تقوی
اور خلافت کا خرقہ والا — عن بہ عن جو کہ اسکو پہنچا تھا
خلف الصدق کو وہ اپنے دیا — وہ محرم کی ساتوین تھی بجا
اور وصایا کیا ہی چند اسے — کئی باتو نسے بہرہ مند اسے
ہی ازانجملہ یہہ وصیت بھی — کہ توکل تو کر خدا پر ہی
عمر بھر مین کبھو نہ مکر کیا — اکل و شرب و معاش کی حاشا
مین نے سونپا تھا آپکو بقیل — حقتعالی پہ بس وہی تھا کفیل
تو بھی ایسا ہی بر خدائے کریم — کر دل و جان سے آپکو تسلیم
ای پسر جادۂ شریعت پر — رہ سدا مستقیم شام و سحر
بیکسونکی سدا اعانت کر — اور مساکین پر شفقت کر
بھوکون ننگونکو دے لباس و طعام — بہر خوشنودی خدائے انام
اہل حاجت جب آوے کر نہ قصور — کیجے حاجت روائی تا مقدور
اور جب آوے مسافر و مہمان — رکھیے اسکو عزیز تر از جان

سید صالح نکو آئین — واعظ و مولوی شہاب الدین
کیا نزدیک مین نے اپنے کان — تا سنون کیا کہے ہی شیخ زبان
صاف مین نے سنا کہ آہستہ — شیخ تب کہہ رہا ہی یہہ فقرہ

لقد نظر اللہ الیّ

اور اسی حال مین وہ نقل کیا — قدس اللہ سرہ الاصفیٰ
چونکہ شیخ شہیر عبد اللہ — یعنے ابن مبارک ای آگہ
موت کے وقت چشم کھولا تھا — خوش ہو ہنستا تھا اور یہہ کہتا تھا

لمثل ہذا فلیعمل العاملون

اور جسطرح بو علی احمد — رودباری محقق امجد
موت کے وقت اسپہ جب معبود — حورین اور جنتین کیا مشہود
ہنین مائل ہوا ہی انکے طرف — اور کہا ہی یہہ فقرۂ اشرف

بحقک لا انظر الی غیرک

یعنے تیری قسم ہی ای داور — نکرون تیرے غیر پر مین نظر
پس یہہ دونو معظمو نکے اوپر — کیا مکشوف نعمتین داور
اور خود شیخ پر ہوا مشہود — اور دیکھا ہی شیخ کو وہ ودود

جسکو چاہتا ہی اسکو دیتا ہی	یہہ بلا شبہ فضل اسکا ہی

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

الغرض شیخ جو وفات کیا
پنجشنبے کا روز اقدس تھا

عصر و مغرب کے درمیان ہی مین
اور محرم کی گیارہوین تھی یقین

سن ہجری تھا ایک ہزار و دو صد
اور یک سال کم تھا از نود

ایک ہمشیرہ زادہ والا
شیخ کے ہمرہ رکاب جو تھا

ابن خلیق و حلیم اور جمیل
اور اسکو قریب تھی تحصیل

تھا وہ اولاد غوث اعظم سے
ذوالوقر و دودمان اکرم سے

سید شاہ محمد اسکا نام
نیک آغاز اور نیک انجام

جمعہ کے دن علی الصباح وہ بھی
کیا رحلت وہی وبا سے ہی

پس وے ہر دو جنازہ والا
رکھے ہین مسجد شریف مین لا

مسجد و قبر مصطفی کے بین
پڑہے انپر نماز سب نے مین

ہی وہ جگہہ بہت عظیم الشان
ایک روضہ ہی از ریاض جنان

ایسی ہی آئی ہی حدیث شریف
پس ہی وہ موضع شریف و منیف

اور جنازے پہ جو پڑہے ہین نماز
نہین انکا شمار اور انداز

کیا عجب عجب فضائل کا پس دوسرے ہر دو زمین مجد مین ہوا مدفون بقیع الغرقد مین جو ہر دو بزرگ کا مدفن درپس روضہ امام حسن اور اخبار اہلبیت کرام وہین مدفون ہین رفیع مقام جیسے سجاد و باقر و جعفر [illegible]

اسکا موت و حیات مین مولا اسکے فضل و کمال پر ہین دلیل [illegible] اہل علم و مشائخ و سادات [illegible]

پر کہا تھا وہ جو ان امام ہمام
ہوئے مانع بنی امیہ تمام

بنی ہاشم ادہر ہوے تیار
تا کرین دفع ظلم آن اشرار

لیک شبیر انکو تھام دیا
تا نہ امت مین فتنہ ہو برپا

کیا مدفون بقیع مین آخر
اس سبب ہوتی ہی بات یہہ ظاہر

کہ اسی جا تھی مرقد خاتون
اسلئے وہ کیا وہان مدفون

پس وہ شیخ زمان بھی شکر خدا
اپنے اجداد مین ہی جا پہنچا

اور وے ہر دو بزرگ کو ایجان
گئے ایک قبر مین ہی دفن وہان

جونکہ حمزہ وہ سید الشہدا
جو چچا تھا رسول اکرم کا

اور ہمشیرہ زادہ اسکا ایک
یعنے عبداللہ بن جحش اک نیک

جبکہ جنگ احد کے دن ہی سعید
ہوے ہر دو رہ خدا مین شہید

تب وے دونو کو حسب حکم نبی
گئے مدفون ایک قبر مین ہی

دفن ایسا ہی شیخ کا بھی ہوا
معہ ہمشیرہ زادہ والا

تھا وہ حین حیات و وقت ممات
مصدر خیر و مظہر برکات

یمن و برکات اسکے شام و سحر
گھیرے تھے اس دیار کو یکسر

اسکے برکات سے خدائے جہان
شہر ویلور کو دیا تھا امان

[illegible]

۴۴

مرد صالح اگر ہوا ایک کہین
گھیرے چالیس گھر تلک بجوار
نیک مسلمان مرد صالح کی
کیا ہو برکت خواص امت کی
اولیا اتقیا و علما کی
اور آئی حدیث ای سالک
سے گذرینگے گر گورستان
جانو چالیس روز تک بحساب
شان ابدال مین جو آئی خبر
سمجھو ابدال کی ہی برکت سے
انکی برکت سے ہی لیا جاوے
اور ایسے ہی آئے ہین اخبار
برکت خاصگان غرض ای خلیل
ذات پاک ایسی منبع برکات
کیون نہو ملک جہان کو اسکا ملال

تو بلاشبہ برکت اسکی یقین
پس یہان غور کیجیے ای یار
برکت و خیر جبکہ ہو ایسی
ایسے ارکان شرع و ملت کی
کیسی برکت محیط ہووےگی
عالم دین یا کہ متعلم
تو بلاشبہ خالق اکوان
کرے ان مردگون سے رفع عذاب
اسمین فرما اسطرح سرور
منہہ مولا جہان ہین برسا و
بالیقین انتقام اعدا سے
انکے تبیان کو چاہیے طومار
ہیگی ثابت دلیل سے بعقیل
جبکہ اس ملک سے اٹھے ہیہات
کہ ہی نعمت کی قدر بعد زوال

۴۵

کون معقول یون کرے مشہود
آہ وہ عقل و نقل کی تطبیق
اور تحقیق وہ حقائق کی
کس سے اس ملک مین ہووےگی کہان
آہ ایسا شریف حسب و نسب
کہان ایسا ہی جامع اضداد
آہ ایسے کمال کا جامع
یابی تو زیر گنبد دولاب
قدس اللہ سرہ ابدا

کہ ہو یک عقل و نقل کا مقصود
وہ ظہور و بطون کی توفیق
اور توضیح وہ دقائق کی
کہان ایسا یگانۂ دوران
صاحب فضل و خلق و علم و ادب
کہان ایسا ہی صاحب ارشاد
مسلک حال و قال کا جامع
مثل سیمرغ و کیمیا نایاب
جعل الجنۃ لہ مثوے

ذکر مرشد زادۂ والا نژاد مسند آرائے ہدایت و ارشاد مولانا و بالفضل اولانا حضرت رکن الملۃ والدین سید محمد صاحب قادری دامت برکاتہم و فیوضاتہم

شکر للہ بعد شیخ زمان
خلف الصدق اسکا ہی کہان

اور وہی انکسار و حلم و وقار / اور وہی صبر اور سکون و قرار
اور وہی رفق و کسر نفسی ہی / وہی ہر ایک وصفِ قدسی ہی
اور تواضع وہی تحمل ہی / اور وہی جود اور تبذّل ہی
وہی صدق و صفا مین مستثنیٰ / اور وہی اغنیا سے استغنا
اور وہی دانش و فراست ہی / اور وہی جودت و زکاوت ہی
وہی اطعام و میزبانی ہی / وہی فضلا کی قدردانی ہی
دستگیری وہی ہی ضعفا کی / وہی راحت وہی ہی غربا کی
اور وہی شغل علم ہی بدوام / وہی اکثر مطالعہ ہی مدام
خُلق آبائی ایسے ہی اکثر / اس سے اس عمر مین ہین دیکھ اظہر
این مراتب کہ دیدۂ جزوی ست / کار کلی ہنوز در قدر ست
اسکی عمر شریف کا گلزار / حق رکھے دیرگاہ ہمیشہ بہار
سب کمالات مین کرے دادا / اسکے والد کا اسکو آئینہ دار
اسکا قائم مقام ربِ انام / کرے اسکو بہ عزت و اکرام
فیض اس خاندان کا باری / کرے اس نا ؤدان سے جاری
شیخ کا فیض حق رکھے باقی / کرے اس فیض کا اُسے ساقی

اور اس شیخ کا وصیٔ رشاد / اُسکا ہمشیرزادہ و داماد
عالِمِ علمِ دین گرامی شان / عاقل خردہ بین حکیم زمان
صاحب ورع و صاحب تقویٰ / صاحب شرع و صاحب فتویٰ
معدن حزم و احتیاط و وفا / مخزن صبر و شکر و صدق و صفا
بحر علم و وقار کا گوہر / اور تواضع کے اوج کا اختر
وہ محلّٰی ہی سب فضائل سے / اور مخلّٰی ہی سب رزائل سے
سالک و سید صحیح نسب / اشرف و امجد و بلند حسب
ہی وہ اولاد سبط اکبر سے / حسن مجتبیٰ کے ہی گھر سے
اُسکا ہی سیّد محمد نام / پدر اُسکا تھا ایک رفیع مقام
عالم و عارفِ یگانہ تھا / حافظ و زاہدِ زمانہ تھا
شہر استاد تھا وہ قدس نہاد / فیض پائے ہین خلق اس سے زیاد
اسکو تدریس ہین تھی شان کبیر / اسکے شاگرد چو طرف ہین کثیر
در طبابت بڑا ہی حاذق تھا / حاذقان ہان سے فائق تھا
وہ طبابت نہین کرامت تھی / دست اطہر مین اسکے برکت تھی
کہ تھی منضم دوا کے ساتھ دعا / ہر دو کرتے تھے کام اپنا ادا

۴۸

ہی اُسی اصل کا یہہ فرع نجبا | ہی اُسی مہر کا یہہ نور وضیا
اور یہہ دُر اُسی عدن کا ہی | اور یہہ گل اُسی چمن کا ہی
اُسکی تقدیس اور فضل کا نور | بس سراپا کیا ہی اُس سے ظہور
دو معظم کے خلق کا مصدر | دو مکرم کے فیض کا مظہر
پدر ایسا ہی اُسکا با اجلال | ایسا قطب زمان ہی اُسکا خال
اُسکا ایسا ہی پدر پاک عنوان | ایسا ہی خال و خسر قطب زمان
وہی دونوں سے تربیت پایا | وہی دونوں سے نقد فیض لیا
علمِ ظاہر پڑھا ہی والد سے | علمِ باطن وہ خالِ ماجد سے
بدو فطرت سے اپنے صبح و مسا | خال کے ہی مصاحبت مین رہا
رہا سفر و حضر مین اسکے سات | اس سے حاصل کیا بہت برکات
رہا دو بار بھی بسفر حجاز | دائم اُسکا رفیق اور دمساز
سارے اوصاف مین وہ نیک سیر | ہوا اُسکا نمونہ و مظہر
اور ایسا تھا شیخ کا منقاد | متصور نہین ہی جسپہ زیاد
عقل و دانش مین وہ رہینی مین | اور ہر یکسر امور دینی مین
شیخ بھی اُسکا پاس و ہر تا تھا | رائے اُسکی پسند کرتا تھا

۴۹

در جمیعِ محاسن اخلاق | ہی وہ ایسا ہی شہرۂ آفاق
سید و صالح گرامی جاہ | نام نامی ہی اُسکا فضل اللہ
فقہ مین اسکو حظ وافر ہی | عربی فارسی مین ماہر ہی
اور مسائل نکالنے مین سریع | اسکو یک حفظ و حوصلہ ہی وسیع
اور تصوف بھی شیخ سے ہی پڑہا | اسکی صحبت سے ہی فیوض لیا
اسکا والد ہی سید مودود | ابن کشاف رمز کشف و شہود
رہبر سالکان راہِ اللہ | صاحب حال و قال فضل اللہ
نقل ہی یہہ بزرگ صاحبِ دل | جب مدینہ مین ہی ہوا داخل
اترا ایک حجرۂ رباط اندر | تین دن کوی اسکی لی نہ خبر
اسپہ فاقہ تھا تین دن پیہم | نہ کسی سے کہا ہی وہ اکرم
مرد صالح عرب وہان یک تھا | تیسری شب وہ خواب مین دیکھا
کہ ہین رونق فزا رسولِ خدا | اور دکھاے اسے رباط مین لا
کہ یہہ فرزند ہی مرا بیجان | اسپہ فاقہ ہی تین دن سے یہان
کوی اِسکی نہین خبر ہی لیا | اب تو خدمتگذار ہو اُسکا
ہوا بیدار اپنے خواب سے جب | جلد تر اُسکے پاس آ وہ عرب

رحلت آنجناب و استماع مادہ تاریخ از خضر علیہ السلام در عالم رویا

سن تھا جب یکہزار تر تیس | کیا رحلت وہ صاحب تقدیس
قبر پاک ہی اُسی جگہہ | مشتہر خلق کی زیارتگاہ

ذکر بعض مقامات وتصرفات وکرامات آنجناب قدس سرہ

یون دیا ہی خبر وہ نیک انجام | جسکا محمود اور حسین ہی نام
کہ مدینے مین شیخ از دنیا | نقل جسدن کیا بدار بقا
وہ محرم کی گیارہوین تھی بجا | اور تھا روز پنجشنبے کا
پس گذر کر وہ دن جو آئی رات | جمعہ کی تھی وہ رات بابرکات
مین نے دیکھا بعالم رویا | حضرت شیخ باصفا کا لقا
پہنا تھا غسل کر لباس سفید | اور تھی ریش شریف آئی سعید
مین نے جاکر ملا بھی عرض کیا | کہ تھا لوگون مین اسطرح چرچا
اس برس حج نہ انکو ہی ملا | ہوئی تاخیر پہنچنے مین جا
کیا ارشاد وہ گرامی ذات | کہ بلاشبہ یہہ غلط ہی بات
مجھکو اور میرے ساتھیونکو سب | حج میسر کیا کرم سے رب
مین نے پوچھا کہ پھر یہان سے حضور | کب ہون روانہ فراسوے ویلور

کرامت

مین نے سمجھا مگر یہہ ہی ظلمات | ہی یہین خضر اور آب حیات
آب حیوان وہ مانگنا چاہا | اس لئے خضر سے سوال کیا
حضرتا کیا وہی ہی یہہ ظلمات | جسمین واقع ہی حوض الحیات
تب کہا مجھسے وہ جلیل الذات | جانئے وہ نہین ہی یہہ ظلمات
پوچھا ظلمت یہہ ہیگی پھر کیسی | وہ کہا تب یہہ فقرہ عربی

مَوْتُ الْعُلَمَاءِ ظُلْمَةٌ

یعنے علما کی موت ظلمت ہی | رفع نور رہ ہدایت ہی
مین نے پوچھا کہ کیجئے ارشاد | کون عالم سے آپکی ہی مراد
کیا وہی ہیگا عالم باللہ | شیخ ویلور عارف آگاہ
کہ مدینے مین جسنے کی رحلت | ہوئی جسکی بتیج مین بت
سنکے یہہ خضر نے کیا ارشاد | اسی عالم سے ہان مری ہی مراد
اسی عالم کی موت سے ہی جہان | گھیری ظلمت ہی اسطرح بجہان
بعد بیداری زبان سے ہو گویا | کہ بجھا ہی چراغ ہند کہا
مین نے بیدار ہوکے اسکو لکھا | اور عدد بھی نکال کر دیکھا
شیخ والا کی سال رحلت کی | دیکھا تاریخ وہ برابر تھی

کرامت

کرامت

کہ مین حجرہ مین سویا تھا ایک شب
تب مرا او ستاد نیک نہاد
صاحب فضل و زہد و ورع و تقا
عالم باعمل تکو آئین
مجھکو بہر نماز کر بیدار
تھا برا مجھکو جبکہ غلبۂ خواب
وہین دیکھا بعالم رویا
گویا مسجد مین معتکف ہی بجا
اور قرآن رو بروہی دہر
کیونکہ ناگاہ سیاہ یک کتی
رو برو شیخ کے مین تب آیا
کہا ای بادا نماز وقت ابھی
جلد اب جاکر و نماز ادا
مین یہہ سنتے ہی خواب سے جاگا
اور وہ کتی سیاہ نے جو آ

صبح کا وقت آکے پہنچا جب
قاطع شرک و بدعت و الحاد
طالب حق و تارک الدنیا
فرد یکتا فقیہ محی الدین
سوئے مسجد گیا وہ پاک شعار
پھر وہین نیند لگ گئی ہی شتاب
حضرت شیخ رہنما کا لقا
فرش قالین پر ہی یک بیٹھا
مین نے گھبرا کے دوڑتا آیا
کر کے پیچھا مرا ہی دوڑ آئی
شیخ اسطرح مجھکو فرمایا
نہین تم نے پڑا ہی کر سستی
اور پڑہو پہلے وقت مین ہی سدا
اور تبہی جا کیا نماز ادا
شیخ زادے کا تھی کتی پیچھا

کچھ نہ سمجھا وہ پیر مرد یہہ بات
قفس تن کو چھوڑ طائر جان
لوگ مجلس سے سب اٹھے ہین جب
دوسرے روز ہی بلا مہلت
لوگ سمجھے مین تب بغیر گمان
روح چہتا ہی چھوڑ کر یہہ تن
طرف اس پیر مرد کے ہی بجا

پھر مکرر کہا اسیکے سات
چاہتا ہی وطن طرف طیران
لیا رخصت وہ پیر مرد بھی تب
ہوئی اس پیر مرد کی رحلت
کہ جو فرمایا وہ قطب زمان
جلد تر جاوے اپنے سو وطن
شیخ کا وہ یقین اشارہ تھا

کرامت

ذو الکمال و فضائل و اخلاق
جسکے آبا ہین از شیوخ کرام
تھا وہ اوّل از سکنۂ اُدگیر
اور بہت ہین مصنفات اُسکے
شیخ ویلور کی بھی ہمین ثنا
مجھسے قادر ولی بخواب الیقین
سن تھا بارا سے اور شصت و چہار

مولوی سید احمد مشتاق
اور ز سادات واجب الاکرام
بعد مدراس مین ہوا جاگیر
یک عقاید ہی شرفیہ اُنسے
جہان لایا ہی یہہ اشارہ کیا
کہا فرد مقدس اُسکتین
مین نے مدراس تب گیا ای یار

۵۴

اس لئے فرد اسکو بولا ہی — عقدۂ راز بس یہہ کھولا ہی
بات مشتاق یہہ سنا ہی جب — بسکہ محظوظ ہو کہا ہی تب
کاش یہہ رسز آگے مین پاتا — تو اُسے شرفیہ مین مین لاتا

کرامت

شیخ والا کی یک کتاب ہمام — جو حقایق مین ہی جو اسر نام
شیخ نے اس کتاب مین یک جا — نقل اور یک کتاب سے ہی کیا
شیخ ابن مبارک والا — ایک دن ہی جنید سے پوچھا
صوفی کہتے ہین کسکو ای ذیشان — کیا اوصاف اسکے اسنے بیان
مجھکو یہہ دیکھنے سے شبہ ہوا — کیونکہ ابن مبارک والا
ہوگیا ہی جنید سے آگے — اور وے ہردو نہ ہم زمانہ تھے
بعد ویلور مین نے جب آیا — شیخ سے پوچھنا مین چہتا تھا
شیخ نے ایک روز قبل سوال — جو تھی اپنی کتاب اصل نکال
وہ عبارت ہی مجھکو بتلایا — اُس مین لکھا بن منازل تھا
اور وہ سہو تھا کتابت کا — کہ جو لکھا بن مبارک تھا

کرامت

۵۵

ان دنون تھا یقین شباب مجھے — نہین تنہائی کا تھا تاب مجھے
ہوا اہل و عیال سے جب دور — خطرۂ بد کیا ہی دلین خطور
کہ ہوئی خواہش زنا پیدا — گئی اسہی خیال مین شیدا
سو اسی رات مین نے دیکھا خواب — شیخ تشریف لا بوجہ شتاب
بس بکمال غضب سے کہتا ہی — آہ کیا فعل بد تو چہتا ہی
مین یہہ سنتے ہی ہوگیا لرزان — اور مری بند ہوگئی ہی زبان
پس کہا تیری شہوت ای نادان — آج سے سلب ہوگئی ہی جان
خواب سے مین نے جب ہوا بیدار — نہ رہی کچھ رجولیت زنہار
اسہی حالت مین گذرے ۱۲ سال — بول سکتا نہ تھا کسی سے یہہ حال
بعد آیا ہون مین سوے ویلور — تا کرون اسکا کچھ علاج ضرور
تھا جو بھنوائی میرے مرشد کا — عالم متقی بزرگ بڑا
اور طبابت مین تھا شہیر انام — حضرت حاجی محی دین تھا نام
حال مین اس سے یہہ بیان کیا — سنکے اُسنے مریسے فرمایا
یہہ تو بیماری کچھ نہین ہی جان — تا کرین کچھ علاج کا سامان
وہ تصرف تھا تیرے پیر کا جب — عرض کر جا کے پیر سے ہی اب

مجلس شیخ مین مین جا بیٹھا
دل مین ناگاہ یہہ امر آیا
شکر للہ یہان سے کل نکلون
خطرہ جب دل مین یہہ خطور کیا
ای فلان جو ہی تو کر کفار
پس مین رخصت لیے شیخ سے نکلا
تھی ہی دل مین آرزو بسیار
جب تک اس شہر مین مقیم ہون
پس مین یک روز جا کے اس سے ملا
میرے جانب نہ التفات کیا
دیکھہ یہہ حال تنگ آیا مین
کہ بہت دور سے مین آیا ہون
مستفید ہون گر کرین داخل
کہا فرصت مجھے نہین زنہار

وہ معارف بیان کرتا تھا
شیخ سے مین تو کامیاب ہوا
جا فلان شہر مین فلان سے ملون
شیخ اسطرح مجھہ کو فرمایا
صاحب تصفیہ نہین زنہار
اور اس شہر کو بھی جا پہنچا
کہ وہ فاضل سے جا ملون یکبار
کچھہ تصوف کا علم اس سے پڑھون
اسکی مجلس مین دیر تک بیٹھا
اور نہ میرے سے کوئی بات کیا
بعد اپنی زبان پہ لایا مین
تا لوایح مین آپ سے دیکھون
ہووے عزت بڑی مجھے حاصل
مین کیا یاد شیخ کی گفتار

کرامت

شیخ ناگاہ رباط کو آیا
ہم سے سوتے تھے وہ جگایا

ہم نے سمجھے کہ شیخ آدو بار
تھا وہ الہام حق کے جانب سے
اور اگر دیر ہم کئے ہوتے
یا کنارے پہ آ ٹھہر جاتے

جو کیا حکم ہم کو کر بیدار
ہوا بہتر کہ ہم بھی نکلے
ہم بھی ایسا ہی جان دے ہوتے
وحشت مین یہہ ضرر پاتے

ذکر بعض مکارم اخلاق و عادات و حفظ اوقات شبانروزی آن جلیل الصفات قدس سرہ

در جمیع مکارم اخلاق
مہر خلق محمدی کا نور
صبر اور شکر اور سکون و وقار
اور زہد و قناعت و تسلیم
حلم اور عفو اور تواضع کا
بار ہا اسطرح سے فرماتا
اور کہتا تھا اسطرح اکثر
کیا بیان اسکا ہووے جود و کرم
باوجود کمال درویشی

تھا وہ بیشک یگانہ آفاق
اسکے اخلاق سے کیا تھا ظہور
اور صدق و مروت و ایثار
اور تھے ایسے ہی سارے خلق کریم
نہ بیان اسکے ہو سکے تھا
خاک پا مین سبھون سب مسلمان کا
کہ ہر ایک چیز سے ہون مین بدتر
کر ہی قاصر یہان زبان قلم
نہین امرا کو ایسے تھی پیشی

۵۸

تھا بلا شبہ وہ سراپا عقل
راے صائب تھی اسکی ہر عیان
عقل کو ساتھ نقل کے تطبیق
ہووے منقول سر بسر معقول
جب با ثبات شرع و دین آتا
شکر للہ محمدی ہو نہین
بس یہہ دین متین لبریز علن
مہر بالذات جو کہ روشن ہی
مہر تابان کی روشنی کے اوپر
ہوتا سقراط یا کہ جالینوس
دین حق مین یہہ انکو سمجھاتا
انبیا لاۓ ہین جو دین قویم
پر خلل جسکی عقل مین ہوگا
وہین بعضے امور دین ایسے
عقل اسکو نکر سکے ادراک

تھی بڑی اسکی ایک دیا عقل
عقل و دانش مین تھا حکیم زمان
دینا اسطرح از رہ تحقیق
کرین عقلا بغیر شبہ قبول
بارہا جوش دل سے فرماتا
دین احمد سے مہتدی ہو ہنوز
ہی یقین آفتاب سے روشن
وہی اسکی دلیل بین ہی
پھر نہین حاجت دلیل دگر
یا کہ بقراط اور بطلیموس
اور معقول کرکے بتلاتا
کرے تسلیم اسکو عقل سلیم
اسکے اقبال سے کرے وہ ابا
کہ ہین بے شبہ عقل سے وہ پر
لیک رد بھی نکر سکے بے باک

۵۹

اور اسکو کمال استغنا
گوشہ چشم سے بھی کی نہ نظر
اسکا شاہی مدام گذران تھا
کیا بیان اُسکے ہو توکل کا
وہ نہ جھتا تھا گرچہ شوکت و شان
جبکہ ہوتا کسی طرف راہی
جمع آتے تھے ایک خلق کثیر
چلنا اُسکے رکاب کے ہمراہ
کہان حاصل ملوک کو یہہ بات
وہ بھی از باعث حکومت ہی
وہ ریاست ہی اور دولت ہی
بادشاہی کو اس سے کیا نسبت
رشک شاہی تھا کرو فر اسکا
اسکو شاہی دیا تھا دین مین خدا
وارث شاہ انبیا تھا وہ

ایسا بخشا تھا لطف مولا
اُسنے دنیا و اہل دنیا پر
فضل حق اسکا میر ساماں تھا
اور خداداد اس تجمل کا
لیک بنتا تھا غیب سے سامان
نظر آتی تھی اسکی نہ شاہی
کیا خواص و عوام میر و فقیر
جانتے اپنی عین عزت و جاہ
کہ رہین تابعان ہی انکے سات
یہہ عقیدت ہی اور ارادت ہی
یہہ تصرف ہی اور کرامت ہی
کہان شاہوں کو ہووے یہہ شوکت
مرجع خسروان تھا در اسکا
پہنچے کب اسکو شاہی دنیا
نائب فخر اولیا تھا وہ

اور جب آتا مسافر و مہمان
اور رہتا مکان مین وہ جبتک
اور نتھا کوئی روز ایسا جان
رہتا گر مومنون مین کچھ جھگڑا
اور سد اتھا وہ پاک صفات
اور کبھی فرش خاص پر سمجھو
نہین تالین راکھے اور بالین
صدر مجلس بھی وہ نہ چہتا تھا
نہین انسان کو جانے سے عزت
کبھی خادم اگر ہو نا فرمان
دشمنون پر بھی لطف ومہر یا تھا
اور تھی اسکی غذا بہت ہی کم
بے تکلف لباس پر بد وام
یک ازار و قمیص اور دستار
یہی اکثر لباس تھا اُسکا

اُسکو رکھتا تھا دوست سر و عیان
کرتا مہمانی اوسکی وہ تب تک
کہ نہ مہمان ہو چند اُسکے یہان
جلد تر اُنمین صُلح کروا تا تھا
ایک ہی فرش پر سبھون کے سات
نہین بیٹھا ہی وہ ممیز ہو
اور نہ بیٹھا ہی سو جھنی یہ یقین
اور اسطرح سب سے کہتا تھا
بلکہ انسان سے جا کو ہی حرمت
نہین مارا غضب سے وہ ذیشان
بد دعا اُنکو وہ نکرتا تھا
راتدن مین دو وقت ای اکرم
عمر بھر اکتفا کیا وہ ہمام
اور فرد رومال ایک ہی یار
کبھی نادر وہ اوڑھتا تہا ردا

اور خطوط و جواب استفتا
بعد وہ پھر نوش کرکے طعام
ہوکے بیدار کر وضو بہ نیاز
کر جماعت کے ساتھ ظہر ادا
در کو حجرے کے بند کر دیتا
اور ایسا ہی عصر تک ای یار
اور قرآن دیکھ پڑھتا تب
بعد ازان جبکہ عصر کی ہوا اذان
پھر جماعت سے عصر وہ پڑھکر
لوگ ہوتے تھے پھر وہان حاضر
انکو کرتا ہدایت و ارشاد
بعد مسجد طرف وہ جلد آتا
رکھتا مسجد مین تا عشا تشریف
پڑھتا قرآن کے آتین تب چند
پس ادا کر عشا وہ باحرمت

بعد تدریس خود ہی لکھتا تھا
تھوڑا قیلولہ کر وہ با اکرام
آتا مسجد طرف برای نماز
حجرۂ خاص مین وہ تب آتا
رہتا حجرے مین آپ ہی تنہا
پاس اُسکے نتھا کسی کو بار
اور تدبر بھی اُسمین کرتا تب
آتا مسجد طرف وہ پھر جولان
لاتا تشریف بالاخانہ پر
اُلنسے کرتا کلام وہ فاخر
رہتا مغرب تلک وہان دلشاد
اور مغرب کی کر نماز ادا
لوگ بھی رہتے در حضور شریف
کرتا حضار کو نصیحت و پند
کرتا اوسوقت لوگ کو رخصت

پہر درود شریف پڑھتا تھا ص

شاہ سجاد اسکا نام نام | لوگ پڑھتے تھے اُس سے علم مدام
میرا والد نے بس مجھے بھی لیجا | اسکی خدمت سے بہرہ یاب کیا
تاکرون اُس سے طالب علمی | پانزدہ سال کی تھی عمر مری
پس اسی روز وہ شفقت سے | اپنی شاگردی مین لیا ہی مجھے
بسکہ شاگرد پروری اسکی | کیا کہون فیض گستری اسکی
یہہ لیاقت نہین تھی گرچہ مجھی | کر کرون استفادہ مین اُس سے
پر مجھے وہ کریم ابن کریم | علم و آداب کی کیا تعلیم
اور زیادہ تھا اسکا لطف و کرم | دن بدن اس حقیر پر ہر دم
الغرض تین سال تک مسرور | استفادہ کیا مین اسکے حضور
اور سنتا تھا اُس سے مین ہر حال | شیخ ویلور کا بھی فضل و کمال
سن تھا بارہ سے اور تیرہ جب | شاہ سجاد یار رحلت تب
ایک مدت تلک بشام و سحر | رہا اسکے فراق مین مضطر
دیکھا ایک رات بعد ازان در خواب | شیخ ویلور کا رفیع جناب
مستفید اُس سے در منام ہوا | ہم جلیس اور ہم کلام ہوا
بعد ازان عنقریب بار دوم | پہنچا دویا مین اس سے فیض بہم

اسکو دیوے جزاے خیر خدا | قدس اللہ سرہ ابدا

خاتمہ

شکر للہ یہہ مطلع انوار | شکر للہ یہہ مطلع اسرار
شکر للہ یہہ نسخہ پرنور | مطلع النور عارف ویلور
شکر للہ یہہ حدیقہ خوش | جسکا ہر گل ہی تازہ و دلکش
شکر للہ یہہ رسالہ خوب | مخلصون کے قلوب کا محبوب
شکر للہ یہہ مدح کا گلزار | آج پایا ہی رنگ تازہ بہار
جمعہ کی رات وہ مبارک تھی | بست و ہفتم تھی ماہ رمضان کی
سن ہجری تھا یکہزار و دو صد | اور ایک سال کم تھا از نود
زینت انصرام پایا ہے | خلعت اختتام پایا ہے
شیخ کے اور بھی مناقب مین | گرچہ محفوظ اور مطالب مین
خوف تطویل سے مگر ای یار | اکتفا اسپہ مین کیا ناچار
وہ بھی لکھنے کا یہہ سبب ہی جان | تا کہ سمجھین یہہ بات پیر و جوان
ایسے افراد کو خداے قدیر | کیا ظاہر درین زمان اخیر
اور حالات ایسے پاکون کے | دیکھنے پڑھنے اور سننے سے

گر ہوا ہو وسے اندرین نامہ
بخش دے اپنے لطف سے یا رب
عفو کیجئے گناہ میرا سب
اور مرا اختتام ای داور
کیجئے کلمہ شہادت پر
بھیج احمد سے بار درود و سلام
محمد و آل و صحب کرام

خاتمۃ الطبع

نہیں اکسیر سے کچھ کم قدم نفسان | باتوں میں قلب کو کردے طلا

تکملۂ مثنوی مطلع النور
در ملفوظات قطب ویلور

در مطبع محمدیہ واقع معسکر بنگلور منطبع گردید

معتقدین پر شور محشر برپا کئی۔ اسکے بعد جب صاحبزادۂ والا تبار حجاج بخیر وار د ویلور ہوئے جمادی الاخری کی تیسری پنجشنبہ کے دن صاحبزادہ کی سجادگی جلوۂ ظہور مین آئی اسی مجلس مین جو صحن مسجد و مکان کی وسعت خلق کی کثرت سے تنگ آئی تہی۔ اس کتاب سے صاحبزادے کا احوال پڑھا گیا اور فصاحت مظہر قلندر حسین صاحب اظہر کا مسدس حضرت ممدوح کے احوال وفات مین نظیری پڑھا گیا۔ اور نمونہ قیامت کا پایا گیا پھر یہہ کتاب رمضان کی ستائیسوین شب جمعہ مین حسن اختتام پائی پھر سنہ ۱۲۹ ہجری محرم کی گیارہوین سہ شنبہ کے دن زینت اختتام طبع سے مزین ہوئی۔ یہہ حسن اتفاق ہی کہ حضرت ممدوح کا وصال اور اس نسخہ کا اختتام گیارہوین محرم الحرام مین ہوا

تاریخ رحلت قطب ویلور ضیا افروز سخن طرازی عبدالرحیم صاحب

آن پیر محی ملت و دین کز وجود | علم و عمل چو عنبر و
شوق اداے حج مکرر چو جوش زد | پا یا کن اعمر عازم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمدِ خدا و نعتِ رسول — تذکرہ صالحین ہی مقبول

تذکرہ صالحین کا ہووے جہان — رحمتِ حق کا ہو نزول وہان (اولیا ۱۲)

اس زمانے مین عارفِ باللہ — قطبِ ویلور واصلِ درگاہ

شاہ عبداللطیف محی الدین — صالحینِ خیار سے تھا یقین

اور آلِ رسول سے تھا وہ — وو دمانِ بتول سے تھا وہ

ہی رجا ذکر من سے اوس کے — رحمتِ ایزدی نزول کرے

پس یہہ امید حق سے رکھو اول — اسکا لکھتا ہون ذکر کچھہ مجمل

جبکہ بارا سے سانوان سن تھا — اور ماہ جمادی الاخرے

صبح شنبہ کی بدر کا دن تھا — ہوا پیدا وہ بدر اوج ہدا

پانچوان سال جب ہوا آغاز — درس قرآن سے ہوا ہمراز

تھوڑے عرصے مین ختم قرآن کر — عربی فارسی کا کھولا در

صرف اور نحو و منطق اور کلام — ہیئت و ہندسہ بھی طبا ہی تمام

اور حساب و فرایض ای معقول — اور کچھہ فقہ کے فروع و اصول

فارسی مین قصاید و انشا — اور سلوک و تصوف والا

بعض کلمات مواعظ شمّہ ملفوظات فیض آیات قطب ویلور قدس سرہ

شیخ والا یہہ بات فرماتا — اور مکاتیب مین بہی لکھتا تھا

کہ رکھو یاد اس سخن کو نہ بھول — کہ ہین شارع یقین خدا اور رسول ؐ

یعنی حق شارع حقیقی ہے — اور نبی شارع مجازی ہے

پس کسیکو نہ پہنچتی ہی یہہ بات — کرے ایجاد دین مین بدعات

منہہ کو اس کے جواز مین کھولے — اور فتوے جواز پر دیوے

دیکھئے حق کہا ہی قرآن مین — بسر ویسے لوگ کی شان مین

﴿ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ﴾

اس سے معلوم ہوتی ہی یہہ بات — دین مین جو روا رکھے بدعات

حق تعالی کے ساتھہ ہی گویا — آہ شرکت کا انکو ہے دعوا

اور تنقیص شرع نبوی کی — لازم آتی ہی بدعتون سے بھی

جو خدا شارع حقیقی ہے — ہم کو قرآن مین خبر دی ہے

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾

یعنی پورا ہی آج ہم نے کئے — دین تمہارا یقین تمہارے لئے

نعمتین بھی ہمارے با اکرام — آج تم پر یقین کئے ہین تمام

دولتمندون کو ہی اپنے دیوی خدا
ایک دولت ہی بشکل بیماری
فقر و افلاس اور ناداری
وہ پہنچتا فراغت و صحت
انکی پاتا اگر کبھی صحبت
جب کوئی مفلسی مریض و ملول
عالمون سے سلف کرے مشغول

مسخری آہ دین و ملت کی
ایسے کامون کی کیا شناعت ہو
اور دوری ہو کس قدر حق سے
کچھ تو اسباب مین ذرا سوچین
اور اس طرح شیخ فرماتا ؛
جو ہی دنیا کا رنج و بیماری
اس برابر نہ کوئی دولت ہی
رنج دنیا کا جسکو ہو حاصل
اندرین باب خالق اکوان

اور اہانت کتاب سنت کی
دل پہ کیا ظلمت و کدورت ہو
اور اُس کے رسولؐ مطلق سے
اور اللہ سے پناہ مانگین ؛
جاے فرحت ہی رنج دنیا کا
تنگی و مفلسی کی بھی خواری
جسمین عقبیٰ کی عین راحت ہی
ہووے غافل بھی حق طرف مایل
دیکھئے کیا کہا ہی در قرآن ؛

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ

جسکو دنیا مین راحت بدنی
اور ہو آرام اس قدر حاصل
اور یہہ راحت مین اُسی ہو مشغول
توشہ آخرت کی تیاری

اور دنیا کی لذت فانی
کہ خدا سے وہ ہو گیا غافل
آخرت کے تئین گیا ہی بھول
کر نہ سکتا ہی وہ بہشیاری

ویسے غافل کے حال پر افسوس
اُسکے مال و منال پر افسوس

کہ امیرون کے پاس جو جاوین
شیخ عطار قدوۂ عرفا
بوحنیفہ سراج خیر اُمم
یک تونگر کے ازپئی ایمان
اُسکے کفار سے پیچ بس ناچار
اور کہتا تھا وہ جلیل الذات
کہ عقاید مین اہل سنت کے
سو مطابق اُسی عقاید کے
بعد ازان فرض و واجب و سنت
اور ایسا ہی سب حلال و حرام
فقہ کے معتبر کتابون سے
تب یہہ دو علم ہو وینگی دو پر
تاکہ آسان اوسکو ہو پرواز
اور پڑھنے مین علم باطن کے
اور کہتا کہ چاہئے مومن

علم کو شکم کے لئے بیچین
اولیا کے ہی تذکرے مین لکھا
روح اللہ روحہ الاعظم
تھا تواضع سے پیش آیا جان
ختم قرآن کیا ہی ایک ہزار
پہلے سالک کو چاہئے یہہ بات
ہینگے متکلمین کتب جو لکھے
اعتقاد اپنا درست کرے
اور مندوب اے نکو سیرت
اور مکروہ و مشتبہ بھی تمام
خوب تحقیق سے سمجھہ لیوے
حق مین سالک کی بیگمان خطر
عالم قدس مین بخو انداز
یہہ دونو علم ہی مدد دینگے
رہے دنیا مین اسطرح ہر دن

بس اسی پر گذر رہتا اسکا مدام — اپنے رحمت کرے خدای انام
غایتِ کار تنگی و افلاس — ہیگی فاقہ کشی بلا وسواس
فاقہ جس رات بیچ دیوی بات — حق مین درویش کے سنو وہ رات
شب معراج ہی شبِ معراج — قرب حق کا ہی اسکے سر پر تاج
اور بزرگان دین ہوی ہین جو — کہہ گئے ہین یہان تلک سینو
سیری شکم سے پڑہے جو نماز — اس سے شیطان ہووے تب دمساز
اُسکے نزدیک جلد آتا ہے — اسکو اپنے گلے لگاتا ہے
اور بھوکا جو مرد سویا ہے — اس سے شیطان بھاگ جاتا ہی
آہ فاقہ کشی مین پیغمبر — شکم سے اپنے باندہی تہے پتھر
کبھی خرمے کے چند دانے پر — کبھی کیکر کے آہ پتے پر
کر قناعت خوشی سے رہتے ہتے — کچھ نچھتے تہے کچھ نچھتے تھے
اور گذرتے مہینے چند بجا — نہ دہوان گھر سے آپ کے آتا
اور نہ گھر مین چراغ سلگاتے — شکر خلاق کا بجا لاتے
اور خلافت مین اپنے عدل انصاف — یعنی حضرت عمر بن الخطاب
دست اطہر سے اپنے اینٹ بنا — اسکو کرتے تھے بس گذرا اپنا

آہ اہل کتاب کے علما — منع منکر نہین کئے جو ادا
دیکھئے ان کے ہی مذمت مین — کیا کہا ہی خدا یہہ آیت مین

کَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ؛

یعنی منکر نہ منع کرتے تہے — جد و کوشش نہ اسمین دہرتے تہے
نہی منکر مین دی جو تن نہ دئی — بالیقین وے بُرا ہی کام کئے
اور فرمائے ہین رسولِ زمن — کہ کسی قوم سے اگر یک تن
کرے جرم و گناہ مین جرات — اور اس قوم کو تہی یہ قدرت
کرے اس معصیت کو اس سے دور — نکئی دور گرچہ تہی مقدور
تو خدا ان کی موت کے آگے — یک عذاب ان تمام پر بھیجے
ہووینگے اس عذاب مین وہ تباہ — دیوے حق مومنون کو اس سے پناہ
اور کہتا بظاہر و باطن — حق ہی بندون کے رزق کا ضامن
اور راہین بھی رزق دینے کے — خوب وہ جانتا ہے حکمت سے
شکم مادر مین ناف کی راہ سے — رزق اسطرح سے وہ پہنچاوے
کہ نہ ہووے کبھی زیادہ و کمی — کبھی ہوتی نہین ہے بدہضمی
اور پیدا ہو جبکہ طفل صغیر — ماں کے پستان سے دیوی اسکو شیر

٦

ایک نجاست ہی وہ زر اندودہ — زہر ہی ایک شکر آلودہ
ساٹھہ ستر جو عمر اسکی ہے — وہ بھی نادر کسیکو ملتی ہے
وہ بھی صد محنت و کدورت سے — نہین آرام اور راحت سے
آخر آتا ہی ایک دن ایسا — کہ تجمل تمام دنیا کا
اور دنیا کی جاہ اور عزت — زیب و زینت بہی شان اور شوکت
اور غذا اوس کی چرب اور شیرین — اور لباس منقش و رنگین
اور لذات بی ثبات اس کے — اور دیگر تعلقات اس کے
سارے باد فنا پہ جاتے ہین — ساتھہ اسکے نہ کوئی آتے ہین
اور وہ موتی کا مال و زر بقیل — ایسے لوگون کی ہو تبھی تحویل
کہ جو بعضے بدی مین رہتے تھے — اور وے اوسکی موت چہتے تھے
اور اسدن عوضین عزت کے — اور بدلے مین شان و شوکت کی
ذلت و مسکنت ہی خواری ہی — خاکساری ہی خاکساری ہی
در عوض مرغ و سیخ و ململ کے — اور جگہہ پہ فرش مخمل کے
بس وہ موتی کے اندرون و مان — زیر و بالا بھی اور برون دمان
آہ اوسکا خوراک اور پوشاک — ہی بلاشک و شبہ خاک ہی خاک

٧

حشر مین جب اوٹھے وہ صاحبدل — ہوشہو وخدا مین ہی شاغل
اور کہتا کہ دنیا و عقبی — ایک دوسری کی ضد مین ہینگے سدا
ایک کو لین تو دوسری جاوی — جمع ہر دو نہو سکین گاہے
دیکھو فرماتے ہین رسول خدا — کہ دو سوکن ہین دنیا و عقبی
ایک سے جبکہ تو رہیگا خوش — تجہسے ہو ویگی دوسری ناخوش
پس خدا اور خودی بہی ایسا ہی — ہر دو ضد ہین نہ جمع ہوین کبھی
غوث اعظم کہے ہین در ملفوظ — رکہئے اس رمز کو سدا ملحوظ
کہ یہہ دنیا کا بدل عقبی ہے — خلق کا بدل حق تعالی ہے
اور کہتا کہ آہ یہہ دنیا — جسمین ہرگز نہین ہی صدق و فا
کھانے پینے کی شکل مین گاہی — اور کبھی زن کی شکل مین آوے
لیوے اولاد کی کبھی صورت — اور کبھی شکل عزت و شوکت
زر و زیور کا ہے لباس کبھی — آہ آوے فریب دینے ہی
اور وعدہ کرے رفاقت کا — اور وفائی کا اور مروت کا
آہ تصدیق اسکی کوئی کر — ہو ویگا گرفتہ اسیر
یکبیک اوس سے دور ہوتی ہے — اور وفائی سے ہاتہہ دہوتی ہے

یعنی پانچار سال قبل وفات
یعنی شیخ زمان جلیل الذات
دوسرے توفیق قادر علام
کیا ارقام دعوت اسلام
گروہ ہنود واہل کتاب
اس لئے اس نیم سے نواب
اہل حق کی ہے یہ زین خاموش
اہل باطل کرین جو ایسا جوش

وسے مکاتبت دعوت اسلام
بھیجا چھپوا کے جانب حکام
جون شد دین امام موجودات
مدت چار سال قبل وفات
کئی پر روانجات دعوت دین
بھیجے شاہون کو پاس نیک ہین
شکر للہ درین زمان اخیر

۱۰

اور اسی طرح شیخ فرماتا ؛ — ایک مکتوب مین بھی اپنے لکھا
دیکھو قرآن مین خدای انام — ہی کیا حکم دعوت اسلام

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ - ایضاً قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ
عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي

پس اسی دعوت الی اللہ کے — یمن و برکت سے اور حرمت سے
بسکہ طول بلد مین ای اکمل — ملک مغرب سے لیکے تا کابل
اور ز قسطنطنیہ تا بہ عدن — سارے عرض بلد مین آموین
وقت صدیق سے بغیر گمان — تا اخیر خلافت عثمان
بیست و پنج سال مین ہی بجا — دین اسلام کس قدر پھیلا
نور توحید احمدی سے جہان — ہو گئی آفتاب سے رخشان
جو تھی باطل پرست غفلت سے — فضل سے حق کے حق پرست ہوئی
اب جو ہی وقت غربت اسلام — دعوت حق ملت اسلام
ہے بنا جسکی حق پرستی پر — آہ موقوف ہو گئی اکثر
بت پرستی کی دعوت باطل — جا بجا ہی بحسب خواہش دل
کس نیاید بزیر سایہ بوم — ور ہما از جہان شود معدوم

نسب نامہ مولانا مرشدنا حضرت مولوی حافظ سید عبد اللطیف محی الدین قادری ویلوری

نسب پدری		اجداد مادری	
سید عبد اللطیف محی الدین	ابن سید حامد	سید عبد اللطیف محی الدین	بن سید عماد الدین ابو صالح نصر
ابن سید ابو الحسن الثانی	ابن قطب اکبر سید حمزہ اصغر خلیفہ غوث اعظم	بن امۃ المجید	بن تاج الدین سید عبد الرزاق
ابن سید عبد اللطیف محی الدین ذوقی	ابن سید اسد اللہ	بنت سید علی محمد قادری	بن غوث الثقلین سید
ابن رکن الدین سید ابو الحسن قریشی	ابن سید حسین اکبر	بن سید ابو الحسن قادری	عبد القادر جیلانی
ابن سید عبد اللطیف قادری	ابن سید محمد	بن سید ابو القاسم	بن سید ابو صالح موسیٰ
ابن میران سید ولی اللہ	ابن سید ہاشم	بن سید ابو الحسن	بن سید عبد اللہ جیلی
ابن سید عبد اللطیف عرف بابوجی	ابن سید سیف اللہ ناصر	بن سید ابو القاسم	بن سید یحیی زاہد
ابن سید محمد	ابن سید ابو القاسم	بن سید ابو الحسن کلان	بن سید محمد
ابن سید عبد الحق	ابن سید حیدر کرار	بن سید بدر الدین حبیب اللہ	بن سید داؤد
ابن سید قطب الدین	ابن امام محمد نقی	بن سید عبد القادر عرف بیو ثانی	بن سید موسیٰ ثانی
ابن سید عبد الفتاح شارح مثنوی	ابن امام محمد تقی	بن سید شمس بہاء الدین عارف	بن سید عبد اللہ ثانی
ابن قاضی سید اسمعیل	ابن امام علی موسی رضا	بن سید یونس ثانی	بن سید موسیٰ الجون
ابن سید برہان الدین	ابن امام موسیٰ کاظم	بن سید عبد الرحمن اشرف جہانگیر	بن سید عبد اللہ محض
ابن سید حسین	ابن امام جعفر صادق	بن سید یونس شرف جہان	بن حسن مثنیٰ
ابن سید نور اللہ منصور	ابن امام محمد باقر	بن سید یوسف حاجی الحرمین	بن امیر المومنین امام حسن
ابن سید عبد الفتاح	ابن امام زین العابدین	بن سید احسن اللہ	بن امیر المومنین علی مرتضی رض
ابن سید جلال متقی	ابن امام حسین	بن سید محمد صفو	
	ابن امیر المومنین مرتضی علی	بن سید ابو نصر محی الدین مفتی عراق	

رکن الملۃ والدین حضرت سید ابو الحسن قربی کو ایکسو نو دیر ایک سلسلون اور چھبیس خانوادون مین خلافت آبائی و خلفائی اور فیوض باطنی جو پہنچی تھی وہ سب قدوۃ العلما والعرفا حضرت مولوی حافظ سید عبد اللطیف محی الدین قادری ویلوری کو پہنچی - اُنسے یہان دو سلسلے لکھے جاتے ہین جواب جاری ہین

خلافت قادریہ آبائی

حضرت مولوی سید عبد اللطیف
محی الدین
اپنے والد سید ابو الحسن
سے پائے -
وہ سید مرتضیٰ سے حسن سید غوث
بن سید قطب الدین بن سید عبد اللطیف
عرف باپوجی ہین
وہ سید ابو الحسن قربی بن سید عبد اللطیف
یعنی سید مرتضیٰ ۱۲
بن سید ولی اللہ بن سید عبد اللطیف
عرف باپوجی سے
اور جناب قربی اپنے والد سید
عبد اللطیف سے
وہ اپنے نانا سید ابو الحسن سے
وہ اپنے چچا سید نعمت اللہ سے
وہ اپنے والد سید ابو الحسن
قادری سے
وہ اپنے والد سید بدر الدین حبیب اللہ سے

وہ اپنے والد سید عبد القادر
یوسف ثانی سے
وہ اپنے والد سید شمس بہاء الدین
عارف سے
وہ اپنے والد سید یونس ثانی سے
وہ اپنے والد سید عبد الرحمن
اشرف جہانگیر سے
وہ اپنے والد سید یونس
شرف جہان سے
وہ اپنے والد سید یوسف
حاجی الحرمین سے
وہ اپنے والد سید حسن الدین سے
وہ اپنے والد سید محمد ضوا احمد سے
وہ اپنے والد سید ابو نصر
محی الدین سے
وہ اپنے والد سید ابی صالح
نصر سے
وہ اپنے والد سید عبد الرزاق
سے -
وہ اپنے والد غوث اعظم سے

خلافت قادریہ خلفائی

سید ابو الحسن قربی
اپنے استاد شیخ محمد فخر الدین سے
وہ شیخ عبد الحق محمد مخدوم
ساوی سے
وہ شیخ ناصر الدین سے
وہ شیخ دریا محمد سے
وہ شیخ راجی محمد سے
وہ شیخ حاجی اسحق سے
وہ سید احمد سے
وہ سید ابو نصر محی الدین سے
وہ سید ابو صالح نصر سے
وہ سید عبد الرزاق سے
وہ اپنے والد غوث الثقلین
سے -
وہ شیخ ابو سعید مبارک مخزومی سے
وہ شیخ ابو الحسن علی الہکاری
سے -
وہ شیخ ابو الفرح یوسف
طرطوسی سے -

وہ شیخ ابو الفضل عبد الواحد تمیمی سے
وہ شیخ عبد العزیز سہیل
یمنی سے -
وہ شیخ ابو بکر شبلی سے
وہ شیخ جنید بغدادی سے
وہ شیخ سری سقطی سے
وہ شیخ معروف کرخی سے
وہ امام علی موسی رضا سے
وہ امام موسی کاظم سے
وہ امام جعفر صادق سے
وہ امام محمد باقر سے
وہ امام زین العابدین سے
وہ امام حسین سے
وہ امیر المومنین علی مرتضیٰ
سے -
وہ حضرت سید المرسلین
سے - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب صاحبزادۂ والا نژاد و تقدس نہاد نے مسند خلافت پر جلوس فرمایا - یہہ تہنیت نامہ طراوش کلک مولوی عبد القادر علی صاحب صوفی خلف الصدق مصنف مثنوی مطلع النور پیشکش کیا گیا

مفعول مفاعلن فعولن
مفعول فاعلن فعولن

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لمستحق الجلالات
والنعت لخاتم الرسالات
صاحبزادہ وہ گرامی گوہر
جس سے کہ فخر ہی سیادت
جس سے کہ سنن دین محکم
سلسلہ ہے جس سے قدم سعادت
[illegible]
[illegible]
بارنگ و بہار ہے اور ضیا
کیا سبزۂ خط ہے زیب شباہت
جس خط سے ہی کہ پائی زیب تحریر
مصحف ہے جو کہ پڑھ کر آیت
خط ریحان ہے جس سے آیت

پیشانی سے ماہ کو ہے داغ
ہالہ ہے گرد روشنی کی عنایت
ہاں صبح سعادت اسکا خندہ
دندان ان چہرہ پہ ہے صباحت
دیکھ اسکے جبین آئینہ گو
[illegible] نجابت ۱۲
انوار وہ عرش ہے وہ حوصلہ ہے
کیا اس کا فراخ بنا ہے ساحت
ہے ارض و سما کی حد کی سی
حیران ہی عقل عقل کل کی
اسکی فراست و کیاست
دیکھو وہ علم و معرفت پر
[illegible]
اللہ رکھے اسے سلامت

اس لعل کا ہوں ہی بدخشان
اس باغ کا ہی یہ سرو قامت
اس برج کا در بے بہا ہے
اس گنج کا ہے یہ عبارت
ہے دُر یتیم اسے یہ
اس کا خلف الصدق وہ سیادت
اس کا خلیفہ ہے وسالت
اور اس کا خلیفہ قطب دوران
شہ محی دین تھا جو ولایت
سلطان وقت علم و ولایت
ہے رائج وقت جبکا سکہ
علم و عرفان کی ہے ریاست
[illegible]
[illegible]
وحدت کا گھر اکیلا ہی ایت

ہی دائرۂ یک حصار رکھو گیا
اور قاب علم کی ہے علامت
محصور ہیں جس میں انفس آفاق
کیا حسن ہے اور کیا سیاست
گنجینۂ حقائق و معارف
منشور سلوک اور ریاضت
کی الف مقام فتح یک لخت
اللہ رے زور یا و شتابت
تھا عصر کا یہ شیخ اکبر
اور صاحب حال و خرق عادت
تھے تیسرا آستان پہ جیسے
کیا کشف و شہود کیا کرامت
کیا شغل و سلوک و دعوت
اللہ کے گھر ہی ایسا تھی ضیافت
اور گھر میں نبی کے پہنچا
مکہ گیا پھر مدینہ پہنچا
نزدیک بھی دور کی مسافت

الوان نعم سے سفرہ ہوتا
تھا جام وصال اور سقایت
وان جلوہ جمال دوست کا تھا
ہر دید کی خاص تھی اجازت
بس طائر جان کی ہے پرواز
تا عرش اعلیٰ کی رفاقت
دیکھا جو شہود حق کا سدرہ
کی ختم اس نے ہی اقامت
کی خاک مدینہ خاکی قالب
مرکز کی کشش ہے کیا قیامت
اصل مرکز ہے بجز ایں حیز
کرتی ہے رجوع لا محالہ
فانی ہوا پر شہود باقی
جمع اضداد کی ہے یہی طاقت
پروانہ ہے فانی و محو
باقی ہیں وصل کی حلاوت

اک عمر رہے کے جو سے یعنی
حق سے نہ جدا ہیں ایک ساعت
پاتے ہیں حیات جاودانی
ہے عین فنا بقا کی حالت
وہ چھوڑ گیا نمونہ اپنا
کرتا ہے کل یہ بھی دلالت
جو ان کا تجھ میں مندرج ہے
تو ہیں مندرج بساطت
تقلید ہیں حق کی گر ہے اطلاق
کلی جزئی میں کی سرایت
یاں مسئلہ اندراج کل کا
کھلتا ہے بصحت روایت
وان شرح و بیان ہی اور تفصیل
اجمال بیان ہے اور متانت

سب اولیا کے فضائل و کمالات
تھے اس سے اندر یہ نیابت
علم و عرفان کی معیشت
اجداد سے آئی ہے وراثت
اسم الا جو تھے
کی کل کی بشارت
ہے اس ہی سے کمالی فرع
ثمر گنجینہ اگر جو ہے فرع
رکھتا ہے یہ اصل کی اصالت
تو زرہ میں سمایا ہے دریا
کیا سینہ کی وسعت احاطت
بازی کی شکل کی ہے کیا بیچ
کی غیب ظہور کی شہادت
جب اس کی ہدایت ایسی ہو
پھر سمجھے کی ہو نہایت
یارب ہو یہ نقطہ نہایت
پیوستہ یہ نقطہ بدایت

تھا قطب مدار سے اسی کا
ہو ایک نیابت و ہدایت
ہو اس کا عروج تا بہ وحدت
انسان نزول کا ہو غایت
قوسین کے دائرے کا دورہ
تو ہیں سے وارثے نیابت
نقطہ ہو قاب ہے نیابت
جب یہ جب اس کے ہے ورثہ ان
سجادہ نشینی کی لیاقت
بس تخت و سریر ہیں کلاہ و تاج
جس سے اہل کو امانت
تا خلق کو گنج فیض اس کا
بخشے ارشاد اور ہدایت
عالم میں غیب ہے تہنیت کا
کیا عالم غیب کیا شہادت

ارواح پاک اولیا کے
کرتے ہیں وجد اور بشاشت
حظیرۂ قدس سے تہنیت کا
رضوان بہشت با بلاغت
مسلک کو سیارگان چرخ
کرتا ہے نثار سے نیابت
فخر سے کو گھر کے ہیں جو دو جہان
صدقہ ہوتے ہیں با صداقت
مسند آرا ہوا ہے جب وہ
با عزت و شوکت و وجاہت
منبر سے کلا ہے ایک جہان
زیبا ہے مسند خلافت
مسند ہوئی رشک چرخ اطلس
دی پردہ چشم کو ندامت
ہیں جا سے جو بوس جس کا تارے
چشم بلبل کی کیا ہے حاجت

ہاتف نے غایت عجب سے — بولا زہی مسند خلافت
۱۲۸۹
صوفی کا ہی شعر بی تکلف — کیا لطف ہو اسمین او رنزاکت
تہزاد یکی بیشکش ہو کیونکر — گر ہو تو فقط ہی اک عبارت

شیخ الہند اعنی محی الدین — من فاز بقرب رب الارباب
اذ سار بطینتہ الی اللہ — الہمت لغا قطب الاقطاب
۱۲۸۹

تاریخ وفات — ایضاً منہ — حضرت مرشد

۱ شاہ عبد اللطیف محی الدین — قدس اللہ سرہ الثاقب
۲ خلف بو الحسن حسین زمان — سید المرسلین کا نایب
۳ تھا جو انسان کامل آگہ حق — کشف و جذب و شہود کا کاسب
۴ تھی زبان غیب ترجمان جسکی — سینہ گنجینہ فکر تھی صایب
۵ بادشہ عارفونکا جسکے در — کھڑے اسرار غیب کے حاجب
۶ علم ظاہر تو ایک حلقہ بگوش — علم باطن مین فوق تھا غالب
۷ فنا فی اللہ اور بقا باللہ — اسکے مرکب تھے اور وہ راکب
۸ حق نے بلوایا اوسکو اپنے گھر — قرب قوسین کا تھا جب آغب
۹ قاب قوسین یعنی پیغمبر — برزخ قوس ممکن و واجب
۱۰ لاکے تشریف اسکو بلوایا — ذات محضہ کے قوس کے جانب
۱۱ یعنے بولا تعال یا ولدی — اسکی تکمیل کا ہوا طالب
۱۲ جب وہ پایا قدم پیمبر کا — رہا ہمراہ اسکے متعاقب
۱۳ جان جب اللہ کا نہین بھیجا — اور مدینے مین رہگیا قالب
۱۴ یک تجلی وصال کی پائی — جان جانین کیا ہی جا بساب
۱۵ شور تھا ز انفس و آفاق — قطب اسلام کا ہوا غایب
۱۲۸۹

ایضاً منہ

تاریخ طبع این کتاب از ضیاء الدین صاحب قادری

بحمد اللہ یہ نسخہ مطلع النور — باحوال شریف شیخ ویلور
وحید العصر فیاض یگانہ — جناب محی دین قطب زمانہ
ہین حالات مبارک اسکے ایسے — تھے اگلے با صفا ولیون کے جیسے
جو دیکھے یہ کتاب پاک عنوان — ہو ظاہر اسپہ مثل بدر تابان
اسے عثمان صاحب نے چھپایا — بلند ہمت سخاوت کیش و دانا
سدا نیکی کے کامو نمین وہ یونہی — کیا کرتا ہی سبقت اور جلدی
جوان نیک اور دیندار زود — بھی خوش اخلاق و نیک اطوار
بھی خوا ہشمند اسکا از دل و جان — ہوا عبد الکریم نیک عنوان
یہ دونو ہین مرید شیخ والا — رکھے انکو سلامت حق تعالی
مصنف قاری سا و مع اسکے — خدا دایم جزا خیر دلوے
وفات شیخ کا ہنگامہ غم — کرے ہی یہ رسالہ تازہ ہردم
وہ ہنگامہ نہین کچہ حشر سے کم — کہ پایا شور محشر ایک عالم
یہ نسخہ طبع ہوکر جبکہ نکلا — تو نکلا آفتاب حشر گویا
مین پوچھا سال اسکا دل سے اپنے — کہا وہ غایت رنج و الم سے

کہین تاریخ اسکی ہم نہ کیونکر
طلوع آفتاب صبح محشر
۱۲۹۱

تمام شد